دینیات

نفس اور روح کی حقیقت

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات

(حصہ اوّل تا سوم)

موت کے بعد احوالِ قیامت

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

23-25

کشمیر بک ڈپو چکوال

الشور پرنٹنگ 0334-8706701 0543-421923

ہدیہ 80/- روپے

یا اللہ مدد

حق چار یار

اصلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

دینیات

نفس اور روح کی حقیقت

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات

(حصہ اوّل)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 23

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہل السنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

روح کیا ہے؟	3	ایمان لایا	30
روح کے متعلق قرآنی نظریہ	4	نفس کو رعایت اور شہداء کے نفس	31
مخلوقات کی دو قسمیں	5	رُوح کی شکل	32
عالم ارواح	6	رُوح اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر	33
ارواح کو ان کی صورتوں میں رکھا	10	عالم اَرواح میں رُوحوں کی ملاقات	34
عالم ارواح میں انبیاء سے میثاق	12	عالم اَرواح میں رُوحوں کے لشکر ہیں	34
اَمرِ رَبی کیا ہے؟	14	رُوح اور نفس میں کیا فرق ہے؟	35
انسان اور روح	14	حدیث	36
اہل ایمان کی روح اللہ کی طرف جاتی ہے	16	رُوح اور نفس میں کیا فرق ہے؟	40
اولادِ آدم کو عالم ارواح میں خطاب	17	نیند کے دوران اَرواح کا جانا	46
جسم اور روح	17	اَرواح کا نیند میں واپس آنا	47
اِن تینوں جہانوں میں رُوح کے تعلق کی نوعیت	19	موت کے بعد مومن کی رُوح کا بسیرا	47
انسان اور نفس	20	ارواح کے فنا نہ ہونے کی وجہ	48
نفس واحد اور نفس انبیاء علیہم السلام	21	اِنسانی رُوحوں کا مقام کہاں ہے؟	49
نفس اَمارہ اور نفس لوامہ	22	شہداء کی رُوحیں برزخ کی زمین میں	51
نفس مطمئنہ	23	فی سبیل اللہ کا معنی فی طاعۃ اللہ	52
رُوح کی حقیقت	24	شہداء کی رُوحیں جنت کے باغوں میں	53
روح اور نفس کی حقیقت	25	اَرواح اَبرار کہاں رہتی ہیں؟	54
جسم لطیف (نفس) اور نفس انسانی	26	علیین کی کیفیت	55
روح مجرد	27	اَرواح مومنین کی برزخ میں کیفیت	56
مومن کی روح اصلی وطن کی طرف	27	(۴) انسانی زندگی کے تین دور	58
پاکیزہ نفس اور نامراد نفس	28	اعادۂ رُوح اور نیند میں قبض نفس	59
نفس کی حفاظت اور رَبّ کے دربار میں پیشی	29	استدلال معتزلہ اور جواب اہل سنت	61
نفس کا محاسبہ ہوگا	30	☆☆☆☆	

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490

28 رجب 1431ھ مطابق 11 جولائی 2010ء ...... قیمت 40 روپے

ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک ...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال

ڈیزائننگ ❁ کمپوزنگ ❁ سکیننگ ❁ پرنٹنگ ❁ بک بائنڈنگ

zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

نفس اور روح کی حقیقت

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ اوّل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

روح کیا ہے؟

وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا O (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵)

اور یہ لوگ آپ سے روح کو پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ روح میرے ربّ کے حکم سے بنی ہے۔ اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

فائدہ: ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی روح کے متعلق سوال تھا، جس سے انسان زندہ ہے۔ کیوں کہ جب مطلق روح بولتے ہیں، یہی مفہوم ہوتا ہے۔ اور جواب سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ نصوص میں اس کی حقیقت ظاہر نہ کرنے

کی وجہ بتلائی ہے۔ اور ضروری عقیدہ اس کے حدوث کا ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اب یہ امر کہ کسی دوسرے طریقہ سے اس کا انکشاف ہوسکتا ہے یا ہوتا ہے۔ آیت اس کے اثبات ونفی دونوں سے ساکت ہے۔ پس دونوں امر محتمل ہیں اور کوئی شق معارض نص نہیں۔

(نص علیہ فی حجۃ اللہ البالغہ...... بحوالہ تفسیر بیان القرآن ج۱ از مولانا اشرف علی تھانویؒ)

روح کے متعلق قرآنی نظریہ

انسان میں اس مادی جسم کے علاوہ کوئی اور چیز موجود ہے، جسے روح کہتے ہیں۔ وہ عالم امر کی چیز ہے اور اللہ کے حکم وارادہ سے فائز ہوتی ہے۔

(۱) ...... قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵)

آپ فرما دیجیے کہ روح میرے رَبّ کے حکم سے بنی ہے۔ (ترجمہ تھانویؒ)

(۲) ...... آدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن

(آل عمران آیت ۵۹)

آدم (علیہ السلام کے قالب) کو مٹی سے بنایا۔ پھر ان (کے قالب) کو حکم دیا کہ (جاندار) ہو جا، پس (جاندار) ہو گئے۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

(۳) ...... وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ○

(سورۃ الحجر آیت ۲۸ تا ۲۹)

وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب آپ کے ربّ نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے سے بنی ہو گی، پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب اس کو (یعنی اس کے اعضاء جسمانیہ) پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی (طرف سے) جان ڈال دوں۔

(ترجمہ تھانویؒ)

ہر جسم میں رُوح امری یعنی کلامِ الٰہی پھونکا جاتا ہے تو انسان ہو جاتا ہے۔ (فتوحاتِ مکیہ ج ا ب۲ ص۳۱۲)

مخلوقات کی دو قسمیں

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

(۱)...... عالم اَمر: جو کہ اَرواح و ملائک کا وطن ہے، اس میں خیر ہی خیر ہے۔ شر کا نام ونشان وہاں نہیں۔

(۲)...... عالم خلق: جس میں شر بھی ہے اور خیر بھی۔

پھر عالم خلق میں علویات ہیں یا سفلیات۔

علویات میں شر کم ہے۔

سفلیات کی تین قسمیں ہیں:

جمادات، نباتات، حیوانات۔ ان تمام قسموں میں شر ہے۔

بعض عارفین فرماتے ہیں کہ سورت فلق میں جو پناہ کی دعائیں ہیں، وہ ان سب شرور سے ہیں، جو انسان سورت پڑھ کر رَبّ سے پناہ مانگتا ہے۔

عالم ارواح

یہ وہ جہان ہے جہاں روحیں رہتی ہیں۔ اور پھر روحیں اس جہان میں کسی بدن سے متعلق ہو کر آتی ہیں۔ سب روحوں کی ایک ہی دفعہ تخلیق ہو چکی ہے۔ جب کسی کی باری آ جاتی ہے، وہ روح کسی جسم میں آ کر جلوہ پیرا ہو جاتی ہے۔ انسان کی یہ وہ پہلی زندگی ہے جس میں جملہ بنی نوع انسان سے عہد ''اَلَسْتُ'' لیا گیا تھا۔ قرآن پاک میں اس کی شہادت موجود ہے:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝ [پ۹:ع۱۲ سورہ اعراف آیت ۱۷۲]

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور جب نکالا تیرے ربّ نے آدم کے بیٹوں کو ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر۔ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ سب نے کہا: ہاں! ہم گواہ ہیں۔ تا کہ نہ کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔

تفسیر: مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:

اور ان سے اس کا ذکر کیجیے جب کہ آپ کے ربّ نے (عالم ارواح میں) آدمؑ کی پشت سے تو خود اُن کی اولاد کو نکالا اور اولادِ آدم کی پشت سے اُن کی اولاد کو نکالا۔ اور (ان کو سمجھ عطا کر کے) ان سے انہیں کے متعلق

اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رَبّ نہیں ہوں؟ سب نے (اس عقل خدا داد سے حقیقت امر سمجھ کر) جواب دیا کہ کیوں نہیں! (واقعی آپ ہمارے رَبّ ہیں)۔ حق تعالیٰ نے وہاں جتنے ملائکہ اور مخلوقات حاضر تھے، سب کو گواہ کر کے سب کی طرف سے فرمایا: ہم سب (اس واقعہ کے) گواہ بنتے ہیں۔

فائدہ: ان آیتوں کی یہی تفسیر حدیثوں میں آئی ہے۔ اور یہی تمام اکابر سلف اہل حق سے منقول ہے۔ (تفسیر بیان القرآن از حضرت تھانویؒ)

حدیث: حدیث مرفوع میں مصرح ہے:

اَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّتِهٖ ذَرَاهَا فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

(اخرجہ مسند احمد ونسائی والحاکم وصححہ وغیرہم عن ابن عباس مرفوعاً)

مسند احمد، نسائی، ابن جریر، ابن مردویہ، حاکمؒ آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ بیہقیؒ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن وادیٔ نعمان میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی اولاد کو نکال کر میثاق لیا اور آپ کی صلب سے اس کی ساری اولاد کو نکالا، جسے پیدا فرمانا تھا اور اسے آپ کے سامنے چیونٹیوں کی طرح بکھیر دیا۔ پھر ان سے یہ کہہ کر کلام فرمایا: ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى ...... الخ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

پس حدیث سے تو اخراج من ظہر آدم اور قرآن سے اخراج من ظہور بنی آدم معلوم ہوا۔ اور دونوں میں کچھ تعارض نہیں۔ جیسا ترجمہ میں اور اس وجہ جمع کی تقریر کر دی گئی ہے۔ اور اس وجہ جمع کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے:

أَخَذَهُمْ مِّنْ ظَهْرِهِم

اخرجہ ابن ابی شیبہ وعبد بن حمید و ابن جریر وغیرہم اور ابن عباس سے مروی ہے:

ثُمَّ رَدَّهُمْ فِي أَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ حَتّٰى أَخْرَجَهُمْ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

امام ابوالشیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ارشادِ باری تعالیٰ "وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّکَ" کے ضمن میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (بنی آدم کو) ہتھیلی میں پکڑا گویا کہ وہ اولین و آخرین کے ٹکڑے ہیں۔ اور پھر دو یا تین مرتبہ انہیں دست قدرت میں الٹ پلٹ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا، اپنے دست قدرت کو اوپر نیچے کرتا رہا۔ پھر انہیں اپنے آباء کی صلبوں میں لوٹا دیا، یہاں تک کہ انہیں قرناً بعد قرن نکالا۔

پھر فرمایا:

وَمَا وَجَدْنَا لِاَ كْثَرِهِمْ مِنْ عَهْد (سورۃ الاعراف آیت ۱۰۲) (اخرجہ ابوالشیخ)

(اور اکثر لوگوں میں ہم نے وفائے عہد نہ دیکھا۔)

بلکہ روایت ثانیہ ہی اس باب میں کافی ہے۔ کیوں کہ رَدّ سے مراد ہے:

عَوۡد اِلَی الۡحَالَۃَ الۡاُوۡلٰی (لوٹنا پہلی حالت کی طرف)

معلوم ہوا کہ اخراج بھی اصلاب آباء سے ہوا تھا۔ پس حدیث میں تو دونوں صورتیں مذکور ہوئیں۔

☆ امام علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں توشہ دان کے جھاڑنے کی طرح جھاڑا تو ان سے چیونٹیوں (کیڑوں) کی مثل (اولاد) نیچے گری۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے دو قبضے بھرے۔ جو دائیں ہتھیلی میں تھے، ان کے لئے فرمایا: یہ جنتی ہیں۔ اور جو دوسری ہتھیلی میں تھے، ان کے لئے فرمایا: یہ جہنم میں ہوں گے۔ (بحوالہ تفسیر درّ منثور ج۳ سورۃ اعراف)

☆ امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کریمہ ”وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ آدم ...... الخ الآیۃ“ کے متعلق روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان سے یہ عہد لیا کہ وہ ان کا رَبّ ہے۔ اور ان کی عمر، رزق اور مصیبت کے بارے میں لکھ دیا۔ پھر اُن کی پشت سے چیونٹیوں کی طرح ان کی اولاد نکالی اور ان تمام سے یہ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

عہد لیا کہ وہ ان کا رَبّ ہے۔ پھر اُن کی عمریں، رزق اور مصائب لکھ دیئے۔ (تفسیر درّ منثور ج ۳ زیر آیت ۱۷۲ بحوالہ تفسیر طبری ج ۹ زیر آیت ہذا)

☆ امام ابن ابی حاتم اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت سے اُن کی اولاد کو چیونٹیوں کی مثل نکالا۔ پھر انہیں ان کے ناموں کے ساتھ پکارا اور کہا: یہ فلاں بن فلاں ہے، یہ ایسے ایسے عمل کرے گا۔ یہ فلاں بن فلاں ہے، یہ ایسے ایسے عمل کرے گا۔ پھر انہیں اپنے دست قدرت کے ساتھ دونوں مٹھیوں میں پکڑا اور فرمایا: یہ جنت میں ہوں گے اور یہ جہنم میں ہوں گے۔

(تفسیر در منثور ج ۳ بحوالہ تفسیر طبری زیر آیت ہذا، ج ۹ ص ۱۳۴ مطبوعہ دار احیا التراث بیروت)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ارواح کو ان کی صورتوں میں رکھا

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی تمام اولاد کو نکالا تو ارواح کو ان کی صورتوں میں رکھا۔ پھر انہیں قوت گویائی عطا فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے گفتگو کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد و میثاق لیا۔ اور خود انہیں ان کے نفسوں پر گواہ بناتے ہوئے، ان سے پوچھا: کیا میں تمہارا رَبّ نہیں ہوں؟ تو ان سب نے کہا: بے شک تو ہی ہمارا رَبّ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تم پر سات آسمانوں کو گواہ بنا رہا ہوں اور تم پر تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو گواہ بنا رہا ہوں۔ تاکہ قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں تو اس بارے میں علم نہیں تھا۔ تم جان لو، بلاشبہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میرے بغیر کوئی رَبّ نہیں۔ تم میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ میں عن قریب تمہاری طرف اپنے رسول بھیجوں گا، وہ تمہیں میرا میثاق یاد دلائیں گے۔ اور میں تم پر کتابیں نازل کروں گا۔ سب نے جواب دیا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ تو ہی ہمارا رَبّ اور ہمارا اللہ ہے۔ تیرے سوا نہ کوئی ہمارا رَبّ ہے اور نہ ہی کوئی الٰہ ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

پس ان تمام نے اقرار کر لیا۔ پھر آدم علیہ السلام کو ان پر بلند کیا گیا تاکہ آپ ان کی طرف دیکھ لیں۔ چنانچہ آپ نے سخی و فقیر، حسین و جمیل صورت رکھنے والوں اور ان کے سوا دوسرے افراد کو دیکھا، تو کہا:

اے میرے رَبّ! تو نے اپنے بندوں کے مابین مساوات قائم کیوں نہیں کی؟ تو اللہ نے فرمایا: میں نے یہ پسند کیا کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ آپ نے ان میں انبیاء علیہم السلام کو دیکھا جو چراغوں کی مثل منور اور روشن تھے۔ ان سے نبوت و رسالت کے بارے میں خصوصی علیحدہ میثاق لیا گیا کہ وہ پیغام حق اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچائیں گے۔ اس کا ذکر اس ارشاد میں ہے:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ (سورۃ الاحزاب آیت ۷)

(تفسیر درمنثور ج ۳ زیر آیت ہذا بحوالہ طبری ج ۹ ص ۱۴۷)

عالم ارواح میں انبیاء سے میثاق

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (۷) لِيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا (۸)

ترجمہ: اور جب کہ ہم نے تمام پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی اور ہم نے ان سب سے خوب پختہ عہد لیا تا کہ ان سچوں سے ان کے سچ کی تحقیقات کرے۔ اور کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۸/۷ ...... ترجمہ حضرت تھانویؒ)

(۱) امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے خصوصی وعدہ لیا کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں گے اور ایک دوسرے کی پیروی کریں گے۔

(تفسیر طبری زیر آیت ہذا ج ۲۱، تفسیر درمنثور زیر آیت ہذا ج ۵)

(۲) امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے ''دلائل'' میں حضرت ابومریم عنسانیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک بدو نے کہا: یا رسول اللہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ﷺ! آپ کی نبوت کا آغاز کیسے ہوا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میثاق لیا، جیسے انبیاء سے میثاق لیا۔ پھر یہ آیت ”وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ ......“ تلاوت کی۔

(تفسیر درمنثور ج۵ سورۃ الاحزاب زیر آیت بحوالہ تفسیر مجمع الزوائد باب قدم نبوت ج۸)

(۳) امام طیالسی، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوالعالیہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی، فیصلہ کر دیا، انبیاء سے وعدہ لیا، جب کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔

(تفسیر درمنثور ج۵ سورۃ الاحزاب زیر آیت بحوالہ مجمع الزوائد باب اخذ المیثاق ج۷)

(۴) امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے: عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا میثاق کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(۵) امام ابن شیبہؒ نے حضرت قتادہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب آیت ”وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ“ تلاوت فرماتے تو فرماتے: مجھ سے بھلائی کا آغاز ہوا اور بعثت میں، میں سب سے آخر میں ہوں۔

(تفسیر درمنثور ج۵ سورۃ الاحزاب زیر آیت ص۵۲۹ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ باب ما اعطی اللہ محمد ج۶ ص۳۲۲، حدیث ۳۱۷۶۲ مکتبۃ الزمان مدینہ)

(۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تخلیق میں انبیاء میں پہلا اور بعثت میں آخر ہوں۔ پہلے جو ہو گزرے ہیں، ان

کا آغاز مجھ سے ہوا۔ (تفسیر درمنثور ج۵ سورۃ الاحزاب زیر آیت

بحوالہ دلائل النبوت از امام ابونعیم ج۱ باب من فضائل رسول اللہ ص۶)

(۷) امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ان کی قوموں کے بارے میں وعدہ لیا۔

(تفسیر درمنثور ج۵ سورۃ الاحزاب زیر آیت بحوالہ مجمع الزوائد ج۷ حدیث ۱۱۲۷۱)

اَمرِ رَبی کیا ہے؟

اِنَّمَآ اَمْرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

[پ۲۳:ع۴ سورۃ یٰس آیت ۸۳]

بس اس کا امر تو یہ ہے کہ جب چاہتا ہے پیدا کرنا کسی چیز کا تو کہتا ہے واسطے اس کے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہے حکومت ہر چیز کی اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے تم۔

انسان اور روح

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۶) وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ (۲۷) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۸)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۲۹)

[پ۱۴: ع۳ سورہ حجر]

اور بے شک پیدا کیا ہم نے انسان کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے۔ اور جنّ کو اس سے قبل آگ سے کہ وہ ایک گرم ہوا تھی، پیدا کر چکے تھے۔ اور جب کہا آپ کے رَبّ نے فرشتوں سے کہ بے شک میں پیدا کرنے والا ہوں، آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی ہوگی کیچڑ سڑی ہوئی سے۔ پھر جب درست کرلوں میں اس کو اور پھونک دوں اس میں روح اپنی طرف سے تو گر پڑنا اس کے لئے سجدہ کرتے ہوئے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

بشر اور روح

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِیْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ [پ۲۳: آیت ۷۱، ۷۲ سورہ ص]

جب کہا رَبّ تیرے نے واسطے فرشتوں کے، تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں انسان کو مٹی سے۔ پھر جب ٹھیک بنا چکوں اس کو اور پھونکوں اس میں روح اپنی طرف سے، تو گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرتے ہوئے۔

انسان اور روح

اَلَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ

(۷) ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ (۸) ثُمَّ سَوّٰهُ وَ نَفَخَ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ (۹) [پ۲۱:ع۱۴ سورہ الم سجدہ]

وہ جس نے اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا ہے اس کو اور ابتدا کی پیدائش انسان کی مٹی سے۔ پھر بنائی نسل اس کی نچڑے ہوئے پانی حقیر سے۔ پھر درست کیا اس کو اور پھونکا اس میں روح اپنی طرف سے اور بنا دیئے واسطے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

اہل ایمان کی روح اللہ کی طرف جاتی ہے

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ (۱) لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ (۲) مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ (۳) تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَ الرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ (۴) [پ۱۹ع۶ سورہ المعارج]

ترجمہ: پوچھا ایک پوچھنے والے نے اس عذاب کا کہ ہونے والا ہے۔ کافروں کو نہیں ہے کوئی اس کو روکنے والا۔ جو اللہ کی طرف سے (واقع ہوگا) جو سیڑھیوں (آسمان) کا مالک ہے۔ چڑھتے ہیں فرشتے اور (اہل ایمان کی) روح طرف اس کے۔ وہ عذاب ہوگا اس دن کہ ہوگی مقدار اس کی پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) سال کی۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

اولادِ آدم کو عالم ارواح میں خطاب

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۳۵) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۳۶) [پ۸:ع۱۱ سورہ اعراف آیت۳۵ تا ۳۶]

ترجمہ: اے اولاد آدم! اگر آئیں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے جو بیان کریں تم سے میری نشانیاں جو متقی بن گیا اور اصلاح کر لی تو نہ کچھ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا ان سے یہی لوگ ہیں رہنے والے دوزخ کے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں: ابن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ نے ابو یسار سلمی سے نقل کیا ہے کہ یہ خطاب "يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ" کل اولاد آدم کو عالم ارواح میں ہوا تھا۔ (تفسیر عثمانیؒ)

جسم اور روح

(۱)...... حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: جسم اور روح۔

اس کا مجموعہ ہی نفس انسانی کہلاتا ہے۔ اس نفس انسانی کو طبعًا تین جہانوں سے گزرنا ہوتا ہے۔

☆ ایک دنیا جو دارالعمل ہے۔

☆ ایک آخرت جو دارالقرار ہے۔

☆ ایک برزخ جو دارالانتظار ہے۔

ان تینوں جہانوں کے احکام مختلف ہیں۔ اور ان کی نوعیت الگ الگ ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) دنیا میں جسم اور جسمانی زندگی اصل ہے۔ روح اس کے تابع ہو کر اس کے اثرات قبول کرتی ہے۔

(۲) برزخ میں روح اور روحانی زندگی اصل ہے۔ جسم اس کے تابع ہو کر اس کی نعمت اور مصیبت کے اثرات قبول کرتا ہے۔ خواہ وہ اپنی ہیئت پر ہو یا بکھر جائے۔

(۳) اور آخرت میں روح و جسم کا مکمل امتزاج ہے، جس میں ہر ایک اپنے اپنے تأثر میں مستقل ہے۔ اور ہر ایک کا اپنا اپنا ادراک اور اپنا اپنا انتفاع ہے۔ (کتاب عالم برزخ از قاری محمد طیب صاحب)

اِن تینوں جہانوں میں رُوح کے تعلق کی نوعیت

عالم اَرواح کے بعد یہ تینوں جہان عالم دُنیا ہو یا عالم برزخ یا عالم آخرت نفس انسانی سے قائم ہے۔

صرف عالم اَرواح ہے جس میں صرف روحوں کی زندگی ہے اور اسی لئے اسے عالم ارواح کہتے ہیں۔ باقی تینوں جہان روح و بدن کے مختلف النوع تعلق سے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ انسان ان جہانوں میں اپنے اپنے وقت میں رہتا ہے۔ ہاں مستقل طور پر دارالقرار صرف عالم آخرت ہے۔

وَ مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوٰنُ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ (عنکبوت آیت ۶۴)

ترجمہ: اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو لعب اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت ہے۔ اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔ (ترجمہ تھانویؒ)

(۲) ...... غور کیا جائے تو برزخ کا تعلق بہ نسبت آخرت کے دنیا سے زیادہ ہے۔ کیوں کہ انسانی نفس کا ایک مستقل جزو (روح) جیسے عالم برزخ میں ہے، ویسے ہی اس کا دوسرا مستقل جزو (بدن) دنیا کے عالم میں موجود ہے۔ خواہ ہیئت بدن ہو یا ہیئت ذرات۔ (کتاب عالم برزخ از قاری محمد طیب صاحب)

خادم اہلسنت عبدالوحید قادری حنفی

انسان اور نفس

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ O اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْد O مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ O وَ جَآئَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ O وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ O وَجَآئَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ O [پ۲۶ ع۱۶ سورۃ ق آیت ۱۶ تا ۲۱]

اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو اور جانتے ہیں ہم۔ جو خطرے گزرتے ہیں اس کے دل میں۔ اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اس کی رگ جان سے۔ جس وقت کہ لے لیتے ہیں دو لینے والے۔ (ایک) داہنی طرف سے اور (ایک) بائیں طرف سے بیٹھے ہوئے۔ نہیں بولتا ہے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہیں تیار اور آئی بے ہوشی موت کی ساتھ حق کے۔ یہی تو وہ ہے جس سے تو کنارہ کیا کرتا تھا۔ اور (قیامت کے دن دوبارہ) صور پھونکا جائے گا، یہی دن ہوگا وعید کا۔ اور آئے گا ہر شخص کہ اس کے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ ہوگا۔

نفس واحد

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعٰمِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ط يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط [پ۲۳ ع۱۵ سورۃ زمر آیت ۶]

پیدا کیا تم کو جان ایک سے۔ پھر بنایا اس سے جوڑا اس کا۔ اور اتارے واسطے تمہارے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے۔ پیدا کرتا ہے تم کو پیٹوں میں تمہاری ماؤں کے۔ ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش کے تین اندھیروں کے بیچ میں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

نفس انبیاء علیہم السلام

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ط قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ج قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ط اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ○ [پ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۵۱ تا ۵۲]

بادشاہ نے کہا: کیا حقیقت حال تھی تمہاری؟ جب ورغلایا تھا تم نے یوسف کو اس کے نفس سے۔ کہنے لگیں: خدا کی قسم! نہیں جانی ہم نے اس میں

کوئی برائی۔ کہنے لگی بیوی عزیز کی: اب ظاہر ہوگی حق بات۔ میں نے ورغلایا تھا اس کو، اس کے نفس سے اور بے شک وہ البتہ سچوں سے ہے۔ یہ سب اس لئے تھا تا کہ جان لے عزیز یہ کہ میں نے نہیں خیانت کی اس کی غائبانہ اور اللہ نہیں راستہ بناتا خیانت کرنے والوں کے مکر کو۔

نفس اَمارہ

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ط اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۵۳) [پ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۵۳]

اور نہیں پاک کہتا میں اپنے نفس کو یقیناً نفس البتہ حکم کرنے والا ہے ساتھ برائی کے مگر جس پر رحم کرے ربّ میرا۔ یقیناً ربّ میرا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

نفس لوامہ

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ O وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ O اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ O بَلٰی قَادِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ O بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ O یُسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ O فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ O وَخَسَفَ الْقَمَرُ O وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ O یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ O كَلَّا

لاَ وَزَرَ O اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِ ۣالۡمُسۡتَقَرُّ O یُنَبَّؤُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ
بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ O بَلِ الۡاِنۡسَانُ عَلٰی نَفۡسِہٖ بَصِیۡرَۃٌ O وَلَوۡ اَلۡقٰی
مَعَاذِیۡرَہ O [پ۲۹:ع۱۷ سورہ قیامۃ آیت ۱ تا ۱۵]

قسم کھاتا ہوں میں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں میں نفس ملامت کرنے والے کی۔ کیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہرگز جمع نہ کریں گے ہم ہڈیاں اس کی۔ ہاں! بلکہ ہم قادر ہیں اس پر کہ درست کردیں اس کے پورے۔ بلکہ چاہتا ہے انسان کہ گناہ کرے آگے اپنے۔ پوچھتا ہے کب ہوگا دن قیامت کا۔ پس جب کہ پتھرا جائیں گی آنکھیں اور بے نور ہو جائے گا چاند اور اکٹھا کیا جائے گا سورج اور چاند کو۔ کہے گا انسان اس دن کہاں ہے جگہ بھاگنے کی۔ ہرگز نہیں! نہیں ہے جائے پناہ۔ تیرے رَبّ کی طرف اس دن ہوگا سب کا ٹھہرنا۔ جتا دیا جائے گا انسان کو اس دن جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ بلکہ انسان خود اپنے نفس پر حجت ہے۔ اگرچہ وہ پیش کرے بہانے اپنے۔

نفس مطمئنہ

کَلاَّ اِذَا دُکَّتِ الۡاَرۡضُ دَکًّا دَکًّا O وَ جَآءَ رَبُّکَ وَ الۡمَلَکُ
صَفًّا صَفًّا O وَ جِایۡٓءَ یَوۡمَئِذٍ بِجَھَنَّمَ ۵لا یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَان
وَ اَنّٰی لَہُ الذِّکۡرٰی O یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ O فَیَوۡمَئِذٍ

لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ O وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ O یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ O ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً O فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ O وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ O (پ۳۰ سورۃ الفجر)

ہرگز نہیں! جب توڑی جائے گی زمین ریزہ ریزہ۔ اور آئے گا رَبّ تیرا اور فرشتے صف بصف۔ اور لائی جائے گی اس دن دوزخ۔ اس دن یاد کرے گا انسان مگر پھر کیا حاصل ہوگا اس کو یاد کرنے سے۔ انسان کہے گا: اے کاش! میں پہلے سے بھیج دیتا اپنی زندگی کے لئے۔ پس اس دن نہ عذاب کیا ہوگا اس جیسا عذاب کسی نے۔ اور نہ جکڑا ہوگا اس کا سا جکڑنا کسی نے۔ اے نفس مطمئن! آ جا اپنے رَبّ کی طرف خوشی خوشی۔ پس داخل ہو جا میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں۔

[پ۳۰:ع۱۴ سورہ الفجر آیت ۲۱ تا ۳۰]

رُوح کی حقیقت

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

رُوح اس لطیفہ درّاکہ کا نام ہے، جو ہر مخلوق کو ملی ہے۔ آسمان ہو یا زمین،

ا...... ترجمہ: جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے۔

۲...... (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ع۵ آیت ۴۴) ترجمہ: اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو۔

۳...... (پ۱۸ سورۃ النور آیت ۴۱) ترجمہ: سب کو اپنی اپنی دُعا اور تسبیح معلوم ہے۔

پہاڑ ہو یا درخت، ہوا ہو یا پتھر۔ اسی کو دوسری جگہ سورہ یٰسین آیت ۸۳ میں ''مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ'' ۱؎ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ اور اسی لطیفہ کی وجہ سے ہر شے اللہ کی تسبیح و عبادت کرتی ہے۔ جیسا کہ ''وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ'' ۲؎ اور ''کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَ تَسْبِیْحَہٗ'' ۳؎ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

درحقیقت وہ ایسا نورانی جوہر ہے، جو تمام جواہر و اعراض سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ساری چیزیں بارگاہ حق میں گواہ بنیں گی۔ اور روز قیامت ہر ایک شے مناسب شکل پر کھڑی ہو کر بارگاہ الٰہی میں شفاعت کرے گی۔ (اس رُوح کے تعلق کا فرق حیوانات، نباتات وغیرہ میں سورہ ملک میں گذر چکا ہے۔)

آخر میں شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ مفسرین نے روح کے بارے میں مختلف باتیں کہی ہیں۔ لیکن حق بات یہی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر سورۃ النازعات ...... درسی تفسیر پ ۳۰: ص ۳۰ مولانا نسیم احمد بجنوری)

روح اور نفس کی حقیقت

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں کہ:

نفس انسانی: نفس انسانی ایک جسم لطیف ہے جو اس کے جسم کثیف کے

اندر سمایا ہوا ہے۔ اور وہ انہیں مادی عناصر اربعہ سے بنا ہے۔ فلاسفہ اور اطبّاء اسی کو روح کہتے ہیں۔

روح انسانی: مگر درحقیقت روح انسانی ایک جوہر مجرد اور لطیفۂ ربّانی ہے، جو نفس کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتا ہے۔ اور نفس کی حیات خود اس لطیفۂ ربّانی پر موقوف ہے۔ گویا اس کو روح الروح کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ جسم کی زندگی نفس سے ہے۔ اور نفس کی زندگی اس روح سے وابستہ ہے اس روح مجرد ولطیفۂ ربّانی کا تعلق اس جسم لطیف (نفس) کے ساتھ کس طرح کا ہے؟ اس کی حقیقت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

جسم لطیف (نفس)

اس جسم لطیف (نفس) کو اللہ تعالیٰ نے اس آئینہ کی طرح بنایا ہے جو آفتاب کے سامنے رکھ دیا گیا ہو، تو آفتاب کی روشنی اس میں ایسی آ جاتی ہے کہ وہ آفتاب کی طرح چمک جاتا ہے۔

نفس انسانی

نفس انسانی اگر علم نبوی کے مطابق محنت کر لیتا ہے تو وہ بھی منور ہو جاتا ہے۔ ورنہ وہ جسم کثیف کے اثرات سے ملوث رہتا ہے۔ یہی وہ جسم لطیف

(نفس) ہے، جس کو فرشتے اوپر لے جاتے ہیں۔

پھر اگر وہ منور ہے تو اعزاز کے ساتھ نیچے لاتے ہیں، ورنہ اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔ اور وہ اوپر سے نیچے کو پھینک دیا جاتا ہے۔ یہی جسم لطیف اعمال صالحہ سے منوّر اور خوشبودار بن جاتا ہے۔ اور کفر وشرک و معاصی سے تاریک اور بدبودار ہو جاتا ہے۔

روح مجرد

پھر روح مجرد کا تعلق اس جسم لطیف (نفس) سے وابستہ ہے۔ اس نفس کا تعلق قبر ہی سے رہتا ہے۔ اور روح مجرد علیین میں ہوتی ہے۔ روح مجرد بواسطہ نفس عذاب وثواب قبر سے متأثر ہوتی ہے۔

الحاصل: روح طبعی (نفس) کا مسکن قبر اور عالم برزخ ہے۔ اور لطیفۂ ربّانیہ (روح مجرد) کا مستقر علیین ہے۔ اس تقریر سے اس سلسلہ کی تمام روایات مختلفہ میں تطبیق ہو جائے گی۔ (تفسیر مظہری و درسی تفسیر پ۳۰ مولانا بجنوری)

مومن کی روح اصلی وطن کی طرف

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝ اِرۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ۝ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۝ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۝ [پ۳۰ سورہ الفجر آیت ۲۷ تا ۳۰]

اے نفسِ مطمئن! آ جا اپنے رَبّ کی طرف خوشی خوشی۔ پس داخل ہو جا میرے بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

نفس مطمئنہ

نفس مطمئنہ وہ نفس ہے جس کو اللہ کی عبادت و ذکر میں ایسا لطیف سکون حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ مچھلی کو پانی میں حاصل ہوتا ہے۔ اور نفس کی یہ کیفیت اہل معرفت ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ۔ ارجعی کے لفظ سے معلوم ہوا کہ اس کا پہلا مقام بھی رَبّ کے پاس تھا۔ اب پھر وہیں واپس جانے کا حکم ہو رہا ہے۔ اس سے اس روایت کی تقویت ہوتی ہے، جس میں یہ ہے کہ مومنوں کی روحیں اپنے اعمالناموں کے ساتھ علیین میں رہیں گی۔ اور علیین ساتویں آسمان پر عرش کے سایہ میں کوئی مقام ہے۔ تمام روحوں کا اصلی مستقر وہی ہے۔ وہیں سے روح لا کر انسان کے جسم میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر موت کے بعد مؤمنین کی روحیں وہیں واپس ہو جاتی ہیں۔ (درسی تفسیر ص ۲۱۵)

پاکیزہ نفس اور نامراد نفس

وَ نَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ○ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ○ [پ۳۰:ع۱۶ سورۃ الشّمس آیت ۷ تا ۱۰]

www.khudamahlesunat.com

اور قسم ہے جان کی اور اس کی جس نے جان کو سنوارا۔ پھر سمجھ دی اس کو اس کی بدی کی اور اس کی نیکی کی۔ یقیناً مراد مند ہوا وہ جس نے جان (نفس) کو پاک کرلیا۔ اور یقیناً نامراد ہوا وہ شخص جس نے (گناہ میں) دبا دیا نفس کو۔

نفس کی حفاظت

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ج لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ ط [پ۷:ع۴ سورۃ مائدۃ آیت ۱۰۵]

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر اپنی فکر لازم ہے۔ نہیں بگاڑ سکتا تمہارا کچھ وہ شخص جو گمراہ ہوا۔ جب تم راہ راست پر آ جاؤ گے۔

نفس کی ربّ کے دربار میں پیشی

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ قف ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (۲۸۱) [پ۳:ع۶ سورۃ بقرہ]

اور ڈرو تم اس دن سے کہ لوٹائے جاؤ گے تم اس میں اللہ کی طرف۔ پھر پورا دیا جائے گا ہر شخص کو جو اس نے کمایا ہے اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

نفس کا محاسبہ ہوگا

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O

[پ۳:ع۸ سورہ بقرہ آیت ۲۸۴]

اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اس کو، حساب لے گا تم سے اس کا اللہ۔ پھر بخش دے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ایمان لایا

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ (۲۸۵)

[پ۳:ع۸ سورہ بقرہ]

ایمان لایا رسول اس پر جو نازل کیا گیا اس کی طرف اس کے رَبّ کی جانب سے اور سب مسلمان۔ ہر ایک ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ نہیں تفریق کرتے ہم کسی میں اس کے رسولوں سے اور سب نے کہا: سنا ہم نے اور مان لیا ہم نے۔ تیری بخشش ہے اے ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

نفس کو رعایت

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ط لَھَا مَا کَسَبَتْ وَ عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ط [پ۳:ع۸ سورہ بقرہ آیت ۲۸۶]

نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر اس کی طاقت کے موافق۔ اسی کا ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر پڑے گا جو اس نے کیا۔

شہداء کے نفس

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ O وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ O الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ O اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ O [پ۲:ع۳ سورہ بقرہ آیات ۱۵۳ تا ۱۵۷]

اے اِیمان والو! مدد چاہو تم صبر سے اور نماز سے۔ یقیناً اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے۔ اور مت کہو تم واسطے ان کے جو مارے جاتے ہیں اللہ کے راستے میں کہ وہ مردہ ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سمجھتے۔ اور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو کسی قدر خوف سے اور بھوک سے اور مالوں کی کمی اور جانوں کی کمی اور پھلوں کی کمی سے۔ اور خوش خبری دے صبر کرنے والوں کو۔ وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہے ان کو کوئی مصیبت تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر رحمتیں ہیں ان کے رَبّ کی طرف سے اور مہربانیاں ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

رُوح کی شکل

مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ لکھتے ہیں: رُوح کی شکل بعینہٖ وہی ہے جو انسان کی ہے۔ جس طرح جسم کے آنکھ اور ناک، ہاتھ اور پیر ہیں اسی طرح روح کے بھی آنکھ، ناک، ہاتھ اور پیر سب ہیں۔

اصل انسان تو روح ہے اور یہ ظاہری جسم روح کے لئے بمنزلہ لباس کے ہے۔ جسمانی ہاتھ روحانی ہاتھوں کے لئے بمنزلہ آستین کے ہیں۔ اور ٹانگیں بمنزلہ پاجامہ کے ہیں اور سر بمنزلہ ٹوپی کے ہیں۔ اور چہرہ بمنزلہ نقاب کے ہیں۔ (سیرت مصطفےٰ مؤلفہ مولانا ادریس کاندھلوی ص ۴۲)

خادم اہلسنّت عبدالوحید حنفی

رُوح اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے

☆ امام ابن ابی حاتم ابوالشیخ نے ''العظمہ'' میں ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

روح اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ وہ ملائکہ نہیں ہیں۔ ان کے سر، ہاتھ اور پاؤں بھی ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا (پ۳۰ سورۃ النباء آیت ۳۸)

ترجمہ: جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ کوئی بول نہ سکے گا، بجز اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے دے۔ اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے۔ (ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ''یوم یقوم الروح'' کا مفہوم یہ ہے جس وقت لوگوں کی ارواح ملائکہ کے ساتھ کھڑی ہوں گی۔ اور یہ دو نفخوں کے درمیان ارواح کو جسموں کی طرف لوٹائے جانے سے پہلے ہوگا۔

فرمایا وہ (روح) بھی لشکر ہیں اور وہ (ملائکہ) بھی لشکر ہیں۔

(تفسیر درمنثور ج ششم سورہ نباء ص ۸۵۶ بحوالہ تفسیر عبدی ج ۳۰ زیر آیت ہٰذا)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

عالم اَرواح میں رُوحوں کی ملاقات

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْوَاحَ فِی الْھَوٰی اَجَارٌ مُّجَنَّدَۃٌ تَلْتَقِیُ فَتَشَائَمَ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اِخْتَلَفَا (مسند اہل بیت ص۲۶ حدیث ۲۵ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: روح ہوا میں لشکروں کے لشکر ہیں۔ وہ آپس میں ملتے ہیں۔ ایک دوسرے کو معلوم کرتے ہیں۔ جن کا وہاں تعارف ہو گیا ان میں محبت ہو گئی۔ اور جو ناواقف رہے ان میں اختلاف ہو گیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

عالم اَرواح میں رُوحوں کے لشکر ہیں

اَلْاَرواح جنودًا مُجَنَّدَۃً فَمَا تعارَف مِنْھَا ایئتلفَ وَ مَا تَنَاکر مِنْھَا اختلفَ (کنز العمال جلد ۹ حدیث ۲۴۶۵۵، بخاری شریف عن عائشۃ کتاب بدالخلق باب الارواح جنود مجندۃ، مسند احمد بن حنبل، مسلم شریف، ابوداود عن ابی ہریرۃ، طبرانی عن ابن مسعود)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"عالم ارواح میں تمام ارواح کے لشکر جمع ہیں۔ جس جس روح نے وہاں ایک دوسرے کو پہچان لیا، وہ اس دُنیا میں بھی آپس میں محبت کریں گی۔

اور جنہوں نے وہاں ایک دوسرے کو نہیں پہچانا، وہ اس دُنیا میں بھی ایک دوسرے سے اختلاف کریں گی"۔

رُوح اور نفس میں کیا فرق ہے؟

مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ سیرت مصطفیٰ ﷺ میں لکھتے ہیں:

رُوح کی حقیقت میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی حقیقت سوائے علیم و خبیر کے کسی کو معلوم نہیں۔

حافظ ابن ارسلانؒ متن الزبدین میں فرماتے ہیں:

والروح ما اخبر منها المجتبیٰ

فنمسکُ المقام عنها ادبًا

جمہور علماء کے نزدیک روح ایک نورانی جسم لطیف کا نام ہے جو بدن میں اس طرح جاری و ساری ہے، جیسے پانی گلاب میں اور تیل زیتون میں اور آگ کوئلہ میں۔ جب تک یہ جسم لطیف اس جسم کثیف میں جاری و ساری ہے اس وقت تک یہ جسم کثیف زندہ ہے۔ اور جب یہ جسم لطیف، اس جسم کثیف سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو وہ جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ جسم لطیف کا جسم کثیف سے اتصال اور تعلق رکھنے ہی کا نام حیات اور زندگی ہے۔ اور مفارقت اور انقطاع تعلق کا نام موت ہے۔

روح کا جسم لطیف آیات قرآنیہ اور بے شمار احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ الف تحیۃ سے ثابت ہے۔ مثلاً روح کا پکڑنا اور چھوڑنا اور فرشتوں کا اس کے نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھانا اور روح کا مرنے کے وقت حلقوم تک پہنچنا۔ روح کے یہ اوصاف قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ جس سے اس کا جسم ہونا صاف ظاہر ہے۔

حدیث

☆ حدیث میں ہے کہ جب مؤمنین کی روح قبض ہوتی ہے تو مؤمنین کی نگاہ اس کو دیکھتی ہے۔

☆ مؤمن کی روح پرندے کی طرح جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے اور وہاں کے میوے اور پھل کھاتی ہے۔

☆ عرش کے قندیلوں میں جا کر آرام لیتی ہے۔

☆ مومن کی روح کو جنت کے کفن میں لپیٹ کر فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں۔ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ہر آسمان کے مقرب فرشتے دروازے تک اس کی مشایعت کرتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تک پہنچ جاتی ہے۔

☆ اور کافر کی روح کو اسفل السافلین اور سجین میں پھینک دیا جاتا ہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

☆ مومن کی روح کے لئے فرشتے جنت کا حریری (ریشمی) کفن لے کر آتے ہیں۔اور کافر کی روح کے لئے موٹے ٹاٹ کا کفن لاتے ہیں۔مومن کی روح معطر اور خوشبودار ہوتی ہے۔فرشتوں کی جس جماعت پر اس کا گذر ہوتا ہے تو یہی کہتے ہیں: سبحان اللہ! کیا پاکیزہ روح ہے۔اور کافر کی روح متعفن اور بدبودار ہوتی ہے۔

حافظ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں روح کا جسم لطیف ہونا ایک سوسولہ (۱۱۶) دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔ دلیل میں صرف کتاب اور سنت اور اقوال سلف کو پیش کیا ہے۔حافظ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ کتاب اور سنت اور صحابہ کرام کا اجماع اسی پر دلالت کرتا ہے کہ روح ایک جسم لطیف کا نام ہے۔ اور سلیم اور فطرت صحیحہ اسی کی شاہد ہے۔ (کتاب الروح، ابن قیم ص ۲۸۴)

(۲) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام الحرمین نے بھی ''ارشاد'' میں روح کی یہی تعریف فرمائی ہے، جو ہم نے ذکر کی ہے۔

(۳) علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد کی مبحث معاد میں اسی کو نقل کیا ہے۔

(۴) علامۂ بقاعی سر الروح میں امام الحرمین کے قول کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

علیٰ ھٰذا القول دلّت الکتاب و السنة و اجماع الصحابة و ادلته العقل و الفطرة سر الروح (کتاب الروح، ابن قیم ص ۲۸۴)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور دلائل عقل و فطرت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس جسم کثیف میں سرایت کئے ہوئے ہے۔

(۵) اور شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں:

و یجوزان تکون الارواح کلھا نورانیة لطیفة شفافة و یجوزان یختص ذٰلک بارواح المؤمنین و الملٰئکة دون ارواح الکفار والشیاطین (شرح الصدور ص۲۱۶)

ممکن ہے کہ تمام ارواح نورانی اور لطیف اور صاف و شفاف ہوں اور ممکن ہے کہ نورانی ہونا ارواح مؤمنین اور ملائکہ کے ساتھ مخصوص ہو۔ کفار اور شیاطین کی ارواح نورانی نہ ہوں۔

(٦) جیسا کہ حدیث صور میں ہے:

ان اسرافیل یدعوا الارواح فتاتیه جمیعا ارواح المسلمین تتوھج نورا والاخریٰ مظلمه (شرح الصدور ص۲۱۹)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نورانی ہونا ارواح مومنین کے ساتھ مخصوص ہے۔ ارواح کفار ظلمانی ہوں گی۔ لیکن ممکن ہے کہ اصل فطرت کے لحاظ سے مومن اور کافر سب ہی کی روح نورانی ہو۔

جیسا کہ حدیث میں ہے:

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهٗ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ (مسند ابی یعلیٰ، طبرانی عن الاسود بن سریع، ترمذی عن ابی الزہرہ، الجامع صغیر سیوطی حدیث ۴۵۵۹)

مومن کی روح ایمان کی وجہ سے اور منور ہوجاتی ہو اس لئے کہ ایمان حقیقت میں ایک نور ہی ہے۔ اور کافر کی روح کفر کی وجہ سے تاریک ہو جاتی ہو جیسا کہ حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ بنی آدم کی خطاؤں نے اس کو سیاہ کردیا۔ اسی طرح ممکن ہے کہ اصل فطرت کے اعتبار سے کافر کی روح بھی نورانی ہو اور بعد میں کفر اور شرک کی وجہ سے مظلم اور تاریک ہو جائے کہ کفر حقیقت میں ظلمت اور تاریکی ہے اور ایمان نور ہے۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَآءُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ (پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

یہ آیت اس امر کی صریح دلیل ہے کہ ایمان نور ہے اور کفر ظلمت ہے۔ اور قیامت کے دن مومن کے چہروں کا منور اور روشن ہونا اور کافروں کے چہروں کا سیاہ اور ظلمانی ہونا۔

قرآن کریم میں تصریح ہے:

یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡه (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۶)

یہ سب کچھ ایمان کے نور اور کفر کے ظلمت کے ظاہر کرنے کے لئے ہو گا۔ اور اسی وجہ سے مَلَائِکَۃُ اللّٰہ مومن کی روح کو سفید کفن میں اور کافر کی روح کو سیاہ ٹاٹ کے کفن میں قبض کر کے لے جاتے ہیں۔ بہرحال آیات اور احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طاعت کا رنگ سفید اور معاصی کا رنگ سیاہ ہے۔ (بحوالہ سیرت مصطفٰی از افاضات مولانا ادریس کاندھلوی مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ جامعہ اشرفیہ لاہور ص ۱۹۵ تا ۱۹۸)

رُوح اور نفس میں کیا فرق ہے؟

مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ مزید لکھتے ہیں:

☆...... استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اخلاق حمیدہ کے معدن اور منبع کا نام روح ہے اور اخلاق ذمیمہ کے معدن اور سرچشمہ کا نام نفس ہے۔ مگر جسم لطیف ہونے میں دونوں مشترک ہیں۔ جیسے ملائکہ اور شیاطین جسم لطیف ہونے میں مشترک ہیں مگر ملائکہ نورانی اور شیاطین ناری ہیں۔

فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور شیاطین نار سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں صراحتاً مذکور ہے۔

☆ ...... حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ''تمہید'' میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ وہ یہ ہے:

اِنَّ اللّٰـه خَلَقَ اٰدَمُ وَ جَعَلَ فِيْهِ نَفْسًا وَ رُوْحًا فَمِن الرُّوْحِ عفَافهٗ وَ فَهْـمَـهٗ وَ حِـلْـمَـهٗ وَ سَـخَـائهٗ وَ وَفَائهٗ وَ مِنَ النَّفْس شَهْوَتهٗ وَ طَيْشَهٗ وَ سَفْهَهٗ وَ غَضْبَهٗ وَ نَحو هٰذَا (الروض الانف ج۱ص۱۹۷)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور ان میں ایک نفس اور ایک روح کو رکھا۔ پس عفت اور فہم اور حلم اور سخاوت اور وفا یہ سب چیزیں روح سے نکلتی ہیں۔ اور شہوت اور سفاہت اور طیش اور غصہ اور اس قسم کے تمام اخلاق ذمیمہ نفس سے ظاہر ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ روح سے ظاہر ہوتے ہیں اور اخلاقِ ذمیمہ نفس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ نیز قرآن اور حدیث میں ذرا غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہوت اور سفاہت اور طیش اور اس قسم کے اخلاق ذمیمہ قرآن اور حدیث میں نفس ہی کی طرف منسوب کئے گئے ہیں، روح کی طرف منسوب نہیں کئے گئے۔

کما قال اللہ تعالیٰ:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ (پ۲۴ حم السجدہ آیت ۳۱)

اور تمہارے لئے جنت میں وہ ہوگا جو تمہارے نفس خواہش کریں گے۔

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَ اُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ (النساء آیت ۱۲۸)

اور نفوس حاضر کیئے گئے ہیں حرص اور بخل پر۔

وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى (النازعات آیت ۴۰)

اور جو شخص اپنے رَبّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو شہوتوں سے پاک رکھا سو بہشت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

ان آیتوں میں شہوت اور حرص اور ہوائے نفسانی کو نفس کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اور یہ نہیں فرمایا:

(۱) ولکم فیھا تشتھی ارواحکم

(اور تمہارے لئے جنت میں وہ ہوگا جو تمہاری روحیں خواہش کریں گی۔)

(۲) و احضرت الارواح الشح

(اور ارواح حاضر کیئے گئے ہیں حرض دور بخل پر۔)

(۳) و نھی الروح عن الھوٰی

(اور روح کو شہوتوں سے پاک رکھا۔)

سفاہت کو لیجیے:

وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ

اس آیت میں سفاہت کو نفس کی طرف منسوب فرمایا۔ اور اِلَّا مَـــــــنۡ

سَفِهَتْ رُوحَهُ نہیں فرمایا۔

☆ طیش اور غضب کو لیجیے۔ حدیث میں ہے کہ پہلوان اور قوی وہ ہے کہ جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو پچھاڑ دے۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ روح کو پچھاڑ دے۔

☆ نیز احادیث میں نفس سے جہاد کرنے کی بکثرت ترغیب مذکور ہے اور جہاد نفس کو جہاد اکبر فرمایا۔ مگر روح سے جہاد کرنا کسی حدیث میں نہیں دیکھا۔

☆ نیز ایک ضعیف الاسناد حدیث میں یہ آیا ہے:

و عدوی عدوک نفسک التی بین جنبیک

تیرا سب سے بڑا دشمن نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے مابین واقع ہے۔

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

اول تو نفس کا سب سے بڑا دشمن ہونا۔

دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ نفس کا مقام دو پہلوؤں کے درمیان ہے۔

اس سے بھی روح کا نفس سے مغایر (علیحدہ) ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ روح انسان کی دشمن نہیں۔

دوسرا یہ کہ روح سر سے پیر تک تمام اعضاء میں جاری اور ساری ہے۔

پہلو کے ساتھ مخصوص نہیں۔

☆ نیز خزیمہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نفس کا مقام دریافت کیا تو فرمایا قلب میں ہے۔

یہ حدیث طبرانی معجم اوسط میں متعدد اسانید سے مروی ہے۔

(شرح الصدور ص ۲۱۷)

☆ نیز حسد اور تکبر کو قرآن کریم میں نفس کی طرف منسوب فرمایا ہے:

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ (البقرہ آیت ۱۰۹)

حسد کی بنا پر جو ان کے نفسوں میں پیدا ہوتا ہے۔

لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ (الفرقان آیت ۲۱)

تحقیق ان لوگوں نے اپنے نفسوں میں اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔

☆ نیز حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (پ ۱۳ سورہ یوسف آیت ۵۳)

(میں اپنے نفس کو بری نہیں بتلاتا) نفس تو بُری ہی بات بتلاتا ہے۔

اس پر صراحتاً دَلالت کرتا ہے کہ تمام برائیوں کا معدن اور سرچشمہ نفس ہے۔ یہ کسی جگہ نہیں فرمایا:

ان الروح لامارة بالسوٓء (روح تو بُری ہی بات بتلاتی ہے۔)

☆ وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ روح انسان کو خیر کی طرف بلاتی ہے اور نفس

شر کی طرف بلاتا ہے۔ قلب اگر مومن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے۔
(اخرجہ ابن عبدالبر فی التمہید شرح الصدور ص ۲۱۶ اور سیرت مصطفیٰ مولفہ ادریس کاندھلوی ص ۲۰۱)

☆ طبقات ابن سعد (مؤلفہ ابن سعدؒ) میں وہب ابن منبہ سے یہ منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اوّل آدم علیہ السلام کا پانی مٹی کا پتلا بنایا۔ پھر اس میں نفس پیدا کیا۔ بعد ازاں اس میں روح پھونکی۔ (شرح الصدور ص ۱۱۶)

معلوم ہوا کہ روح نفس کے علاوہ کوئی شے ہے۔ نیز روح عالم امر سے ہے اور نفس عالم خلق سے ہے۔

☆ علامہ بقاعی سر الرّوح میں لکھتے ہیں:

و فی زاد المیسر لابن الجوزی فی تفسیر سورۃ الزمر عن ابن عباس ابن آدم نفس و روح فالنفس العقل و التمیز و الروح النفس و التحریک فاذا نام العبد قبض اللہ نفسہ ولم یقبض روحہ

علامہ ابن جوزی کی کتاب زاد المیسر میں سورہ زمر کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انسان مجموعہ ہے روح اور نفس کا۔ انسان نفس سے ادراک اور امتیاز کرتا ہے اور روح سے سانس لیتا ہے اور حرکت کرتا ہے۔ جب انسان سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے (روح) نفس کو قبض کر لیتے ہیں مگر روح (مجرد) کو قبض نہیں فرماتے ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆ ابن جریح فرماتے ہیں:

و قال ابن جريح فى الانسان روح و نفس بينهما حاجز فهو تعالىٰ يقبض النفس عند النوم ثم يردها الى الجسد عند الانتباه فاذا راد اماتة العبد فى النوم لم يرد النفس و قبض الروح. والله اعلم (سرالروح ص۱۱)

ابن جریح فرماتے ہیں کہ انسان میں ایک روح (مجرد) ہے اور ایک (روح) نفس ہے اوران کے مابین ایک پردہ حائل ہے۔ سوتے وقت اللہ (روح) نفس کو قبض کر لیتے ہیں اور بیداری کے وقت واپس کر دیتے ہیں۔ اور جب اللہ سونے کی حالت میں کسی کے مارنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس (روح) نفس کو واپس نہیں فرماتے اور روح (مجرد) کو قبض کر لیتے ہیں۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ ج۱ص۱۹۹ تا ۲۰۲)

نیند کے دوران اَرواح کا جانا

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ قول مروی ہے کہ:

(۱) ...... اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حَیْثُ شَآءَ وَ رَدَّھَا حَیْثُ شَآءَ (ابوداود شریف جلد اول حدیث ۴۳۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا (نیند میں) ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا

حافظ عبدالوحید حنفی

انہیں واپس کر دیا۔

اَرواح کا نیند میں واپس آنا

(۲) ...... فَقَالَ اَلاَ نَحْمَدُ اللّٰہَ اِنَّا لَمْ نَکُنْ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا یَشْغَلُنَا عَنْ صَلاتِنَا وَلٰکِنْ اَرْوَاحنَا کَانَتْ بِیَدِ اللّٰہِ فَاَرْسَلَھَا اَنّٰی شَآءَ

ترجمہ: ''فرمایا: ہم لوگ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم کسی دنیوی کام میں مشغول نہ تھے کہ جس کی وجہ سے نماز قضاء ہو گئی ہے۔ بلکہ ہماری ارواح اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں تھیں، جب اس نے چاہا انہیں واپس کر دیا''۔

(سنن ابی داود جلد اول حدیث ۴۳۸)

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

موت کے بعد مومن کی رُوح کا بسیرا

اِنَّ اَرْوَاح الْمُؤْمِنِیْن فِیْ اَجْوَاف طیر خضر تعلق بِشَجَر الْجَنَّة

(۱) رواہ ابن ماجہ (۱۴۴۹) ...... (صحیح) احادیث صحیحہ البانی جلد ۳ حدیث ۹۹۵

......(۲) والحربی فی غریب الحدیث ۱/۲۱۰/۵ ...... (۳) وابن مندہ فی المعرفۃ (۱/۳۲۳/۲)

......(۴) والطبرانی فی ''الکبیر'' ...... (۱۲۲/۶۴/۱۹)

ترجمہ: مومنوں کی رُوحیں سبز چڑیوں کی طرح (پرواز کرتی) ہوں گی اور جنت کے درخت میں لٹکتی ہوں گی۔

قیامت سے پہلے (ارواح کی) یہ حالت ہو گی کہ روحوں کے رہنے کے واسطے عرش کے نیچے قندیل لٹکے ہوں گے جن کے اندر سبز پرندوں کے قالب میں (یعنی جسم میں) روحیں رہیں گی۔ اور یہ قالب ان کے واسطے جسم و قالب نہ ہو گا بلکہ بطور مرکب ہو گا۔ جہاں چاہیں اس مرکب کے ذریعہ اڑتے پھریں گے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ پرندے کا جسم ان روحوں کا جسم بن جائے گا، بلکہ یہ جسم ان کے لئے بمنزلہ سواری ہو گا اس پرندے کے جسم میں بیٹھ کر گھومیں گی جیسے ہم ہوائی جہاز میں گھومتے ہیں۔ وہ بھی مثل پرندے کے اُڑتا ہے۔

(مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ بحوالہ ماہنامہ امداد لاہور، مئی ۲۰۰۶ء)

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

ارواح کے فنا نہ ہونے کی وجہ

شیخ اکبر علامہ ابن عربی لکھتے ہیں:

ارواح کو دیکھو کہ چونکہ ان کی زندگی ذاتی ہوتی ہے، اس لئے اُن میں موت درست نہیں ہے۔ اجسام کی زندگی عارضی ہوتی ہے، لہٰذا ان میں موت و فنا قائم ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ جسم میں زندگی کا ظہور آثارِ روح سے ایسا ہوتا ہے، جیسا کہ زمین میں آفتاب سے نور آتا ہے۔ سو جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو اس کا نور بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ اور زمین تاریک و تار رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی جب روح جسم سے اپنے اُس عالم کو کوچ کرتا ہے، جہاں سے آیا تھا تو زندگی جو اس کے ذریعہ جسم میں منتشر ہوتی ہے، وہ اس کے پیچھے چلی جاتی

ہے۔ اور دیکھنے والے کے سامنے جسم محض ایک جماد کی صورت میں رہ جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص مر گیا۔ اور تم کہتے ہو کہ حقیقت نے اپنے اصل کو رجوع کر لیا۔ قال اللہ تعالیٰ:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَ فِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى

یعنی زمین سے تم کو ہم نے پیدا کیا اور اُسی میں تم کو لوٹا دیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۵۵)

جیسا کہ بعث ونشر تک روح اپنی اصل کو رجوع کر جاتا ہے۔

(فتوحاتِ مکیہ ج ۱ باب ۲ پ۴ ص ۲۱۸)

خادم اہلسنّت عبدالمجید الحنفی

اِنسانی رُوحوں کا مقام کہاں ہے؟

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ رُوح کی دو قسمیں ہیں:

① ایک جسم لطیف ہے جو انسان کے بدن میں حلول کرتا ہے۔ اور وہ مادی وعنصری جسم ہے۔ مگر لطیف ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتا۔ اس کو نفس بھی کہتے ہیں۔

② دوسری روح مجرد ہے۔ جو مادی وعنصری نہیں۔ یہ روح مجرد ہی روح اول (نفس) کی حیات ہے۔ اس لئے اس کو روح الروح بھی کہتے ہیں۔

جسم انسانی سے ان دونوں روحوں کا تعلق ہوتا ہے۔ مگر پہلی قسم کی روح (نفس) جسم انسانی کے اندر رہتی ہے۔ اس کے جسم سے نکل جانے ہی کا نام

موت ہے۔

دوسری قسم روح (روح الروح یا روح مجرد) کا تعلق پہلی روح (نفس) سے قریب تو ہے، لیکن اس تعلق کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ مرنے کے بعد روح اول (نفس) آسمانوں پر لے جائی جاتی ہے اور پھر قبر میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کا مسکن و مستقر قبر ہی ہے۔ اور اسی پر عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ اور روح مجرد مومن کی علیین میں اور کافر کی سجین میں رہتی ہے۔ اس تحقیق پر تمام روایات جمع ہو جاتی ہیں۔ جن روایات سے ارواح کا مستقر علیین و سجین معلوم ہوتا ہے، وہ روح مجرد کے اعتبار سے ہے۔ اور جن روایات سے جنت اور جہنم میں ہونا معلوم ہوتا ہے۔

تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ مقام علیین اور مقام جنت دونوں ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے واقع ہیں۔

قرآن پاک میں اس کی تصریح ہے:

عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰی O عِنۡدَهَا جَنَّةُ الۡماوٰی O

ترجمہ: نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے۔ اس کے پاس ہے جنت الماویٰ۔

[پ ۲۷ سورۃ نجم آیت ۱۴ تا ۱۵]

اس میں صاف ہے کہ جنت سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے۔ اور سدرۃ المنتہیٰ کا ساتویں آسمان میں ہونا حدیث معراج سے ثابت ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اسی طرح سجین ساتویں زمین میں ہے اور وہی مقام جہنم ہے۔ اس لئے جن روایات میں علیین و سجین یا جنت و جہنم میں ارواح کا رہنا معلوم ہوا، ان میں کوئی تعارض نہیں۔ اور جن روایات سے ارواح کا قبر میں رہنا معلوم ہوتا ہے، وہ روح کی قسم اوّل یعنی نفس کے اعتبار سے ہے۔ لیکن قسم ثانی (روح مجرد) کا روح کی قسم اول (نفس) کے ساتھ ایک خاص رابطہ رہتا ہے۔ (جس کی حقیقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے مگر) اس کی مثال آفتاب و ماہتاب کی سی ہے۔ کہ وہ آسمان میں ہیں مگر ان کی شعاعیں زمین پر پڑ کر اس کو روشن اور گرم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح روح مجرد کا مقام گو علیین ہے، مگر اس کا رابطہ معنویہ قبروں میں رہنے والی روح (نفس) سے ہوسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(تفسیر مظہری و درسی تفسیر پ۳۰: ص۱۱۴)

خدام اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

شہداء کی رُوحیں برزخ کی زمین میں

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں، اُن کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ مردہ ہیں۔ بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں لیکن تم حواس سے ادراک نہیں کر سکتے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اپنی تفسیر مظہری میں زیر آیت بالا لکھتے ہیں:

(بل احیاء) اللہ تعالی یعطی لارواحھم قوۃ الاجساد فیذھبون من الارض و السماء و الجنۃ حیث یشاء ون و ینصرون اولیاء ھم و یدقرون اعدائھم ان شاء اللہ تعالی و من اجل ذلک الحیوۃ لا تاکل الارض اجسادھم و لا اکفانھم (تفسیر مظہری ج۱ص۱۵۲)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ شہداء کی روحوں کو اجساد (جسموں) کی قوت دیتا ہے تو وہ زمین، آسمان اور جنت سے جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں اور وہ اگر اللہ چاہے تو اپنے دوستوں کی نصرت کرتی ہیں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں اور اس حیات کی وجہ سے زمین ان کے جسموں اور کفنوں کو نہیں کھاتی۔''

فائدہ: مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''اس سے مراد اَرواحِ شہداء کا برزخ کی زمین میں چلنا پھرنا ہے نہ کہ اس دنیوی جہان کی زمین میں۔'' (ماہنامہ حق چار یار جنوری ۱۹۹۵ء ص۲۶)

فی سبیل اللہ کا معنی فی طاعۃ اللہ

(۲) امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ کا معنیٰ فِیْ طَاعَۃ اللّٰہ فِیْ قَتْل الْمُشْرِکِیْن یعنی اللہ کی اطاعت میں مشرکین سے جنگ کرنا ہے۔ (تفسیر دُرّ منثور ج ا زیر آیت ۱۵۴)

شہداء کی رُوحیں جنت کے باغوں میں

(۳) امام ابن ابی حاتمؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت ابو العامیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ شہداء سبز پرندوں کی صورتوں میں جنت کے اندر زندہ ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اُڑتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں کھاتے ہیں۔ (تفسیر دُرّ منثور ج ا زیر آیت ۱۵۴)

(۴) امام ابن ابی شیبہؒ نے المصنف میں اور ابن جریرؒ نے عکرمہؒ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ شہداء کی اَرواح جنت میں انتہائی سفید پرندوں (کی صورتوں) میں ہیں۔ (تفسیر دُرّ منثور ج ا زیر آیت ہذا)

(۵) امام ابن ابی شیبہؒ اور بیہقیؒ نے البعث والنشور میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

جنت الماویٰ میں سبز پرندے ہیں، جن میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں (سوار) بلند ہوتی ہیں اور مومنین کے نابالغ بچے جنت کی چڑیوں میں سے چڑیاں ہیں، جو کھاتی اور گھومتی ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شہیدوں کی رُوحیں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے (جو صحیح مسلم میں ہے):

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے قریب سبز پرندوں کے پوٹوں میں (سوار) ہوں گی، جو جنت کے باغات اور نہروں کی سیر کرتی ہوں گی۔ اور ان کے رہنے کی جگہ وہ قندیل ہوں گے جو عرش میں لٹک رہے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کی روحیں عرش کے نیچے رہتی ہیں۔ اور جنت کی سیر کرتی ہیں۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

اَرواح اَبرار کہاں رہتی ہیں؟

(۲) سورۂ یٰسین میں حبیب نجار کے واقعہ میں آیا ہے:

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ○ بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ [پ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیت ۲۶ تا ۲۷]

ترجمہ: کہا گیا داخل ہو بہشت میں۔ کہنے لگا: اے کاش! کہ قوم میری جان لیتی کہ بخش دیا مجھ کو میرے رَبّ نے اور کیا مجھ کو عزت والوں میں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حبیب نجار موت کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو گئے۔

بعض احادیث سے مومنوں کی روحوں کا جنت میں ہونا معلوم ہوتا ہے۔

ان سب کا حاصل ایک ہی ہے کہ نیکوں کی روحوں کا ٹھکانہ علیین ہے جو ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے ہے۔ (جیسا کہ حضرت براء بن عازب کی مرفوع روایت میں ہے۔) اور یہی مقام جنت کا بھی ہے۔

ان ارواح کو جنت کی سیر کا اختیار دیا گیا ہے۔ بلکہ تمام مومنوں کی روحوں کا مستقر و مرکز یہی ہے، جیسا کہ کعب بن مالکؓ کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا نَسمَةُ الْمُؤمِنِ طَائِرٌ یُعَلَّقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰی تَرجِعَ اِلٰی جَسَدِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (رواہ مالک ونسائی)

مومن کی رُوح ایک پرندہ کی طرح (پرواز کر کے) جنت کے درختوں میں معلق رہتی ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اپنے جسم میں پھر لوٹ جائے۔ (درسی تفسیر پ۳۰ ص۱۱۴)

علیین کی کیفیت

(۱) حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ علیین زمرد سبز کی ایک تختی ہے جو عرش کے نیچے آویزاں ہے۔ مومنوں کے اعمال اس میں لکھے ہوئے ہیں۔ اس اثر کی بنا پر لوگوں نے کہا کہ علیین وہ رجسٹر ہے جس میں نیکیوں کے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اعمال درج ہیں۔

(۲) حضرت کعبؓ وقتادہؒ فرماتے ہیں کہ علیین عرش کا داہنا پایہ ہے۔

(۳) عطاءؒ نے ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ علیین جنت ہے۔

(۴) عطاء وضحاک نے فرمایا کہ وہ سدرۃ المنتھیٰ ہے۔ واللہ اعلم

(درسی تفسیر پارہ ۳۰ مولانا نسیم الاغازی ص ۱۱۳)

اَرواح مومنین کی برزخ میں کیفیت

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ اپنی کتاب عوارف و المعارف میں فرماتے ہیں:

ارواح المؤمنین تذهب فی برزخ من الارض حیث شاء و بین السماء و الارض ...... الخ

(یعنی) مومنین کی ارواح برزخ میں آسمان اور زمین کے درمیان جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔

فائدہ: حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ فرماتے ہیں:

''پس روایت عوارف سے برزخ میں چلنا پھرنا ثابت ہوا۔ برزخ لغت میں دو شے کے حاجز کو کہتے ہیں۔ اور شرع میں دُنیا و آخرت کے درمیان کی حالت کو کہتے ہیں۔ پس علام برزخ کی حرکت ارواح کی تو صحاح کی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حدیث میں بھی موجود ہے، مگر اس سے بحث نہیں۔ عواف سے بھی وہی نکلا۔''

(براہین قاطعہ از مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ)

(۲) حضرت سلیمان فارسیؓ کا ارشاد ہے:

ارواح المؤمنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شاء ت

(یعنی) مومنوں کی روحیں برزخ کی زمین میں ہیں اور یہ جہاں چاہیں جا سکتی ہیں۔

(کذا فی الروح لابن قیم ص۱۴۴)

فائدہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بھی براہین قاطعہ میں برزخ من الارض سے مراد برزخ کی زمین لی ہے نہ کہ اس دُنیا کی۔''

(ماہنامہ حق چار یارؓ جنوری ۱۹۹۵ء از مولانا قاضی مظہر حسینؒ ص۳۶)

(۳) علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

''برزخ اس آڑ کو کہتے ہیں جو دو چیزوں میں حائل ہو۔ حضرت سلمانؓ (فارسی) کا یہ مطلب ہے کہ روحیں اُس زمین پر رہتی ہیں جو دُنیا اور آخرت کے درمیان ہے اور وہاں آزاد اُس پوری زمین پر جہاں چاہتی ہیں، آتی جاتی ہیں۔ یہ قول بھی قوی ہے۔ کیوں کہ روحیں دُنیا تو چھوڑ چکیں اور آخرت ابھی آئی نہیں۔ اس لئے آخرت میں بھی نہیں گئیں بلکہ دُنیا اور آخرت کے درمیان مومنوں کی روحیں وسیع برزخ میں ہیں۔''

(کتاب الروح لابن قیمؒ ص۱۳۱)

فائدہ: مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب لکھتے ہیں:

''اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رُوحیں اِس دُنیا میں نہیں آتیں بلکہ برزخ میں چلتی پھرتی ہیں۔'' (ماخوذ ماہنامہ حق چار یارؓ جنوری ۱۹۹۵ء)

(۴) انسانی زندگی کے تین دور

مِنهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ وَ مِنهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

اسی زمین میں سے ہم نے تم کو بنایا اور اسی میں پھر تمہیں پہنچا دیتے ہیں اور اسی سے نکالیں گے تم کو ایک دفعہ پھر۔ [پ۱۶:ع سورہ طہ آیت ۵۵]

فِيهَا نُعِيدُكُمْ سے مراد قبر میں جانا ہے۔ قبر جس شکل میں بھی ہو اور جہاں جہاں ہو، انسان کو اس میں جانا ضرور ہے۔ جلے ہوئے انسان کے ذرات منتشرہ جہاں جہاں بھی ہوں، ان میں باریک باہمی ربط ہی اس کی قبر ہے، جس پر احوال قبر وارد ہوں گے۔

اس قسم کی شاذ مثالوں سے ان قبور ظاہرہ کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ قبریں جن میں ہم ظاہراً دفن کرتے ہیں، یہ بھی قبریں ہی ہیں۔ اور یہی آگ کے گڑھے یا جنت کے باغات ہیں۔ ان میں میتوں کو اتارو تو یہی سمجھو کہ یہی **فِيهَا نُعِيدُكُمْ** کا مصداق ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں: برزخ کے احکام

روح پر جاری ہوں گے۔ اب دکھ اور سکھ روح کو پہنچے گا۔ وہ صاحب روح کے جسم پر بھی سرایت کرے گا۔ روح کا تعلق بدن سے گو عام حالات میں ظاہر نہیں لیکن ایک غیر معلوم وجہ پر یہ بھی رہتا ہے۔ بدن سے اس کا بالکل انقطاع اور جدائی نہیں ہوتی۔ (المصالح العقلیہ ص۲۲۶ از حضرت تھانویؒ اور مقام حیات ص۱۴۰ از علامہ خالد محمود)

اعادۂ رُوح

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (۴۲)

ترجمہ: اللہ کھینچ لیتا ہے جانوں کو جب وقت ہو ان کے مرنے کا اور جو نہ مریں ان کی کھینچتا ہے ان کی نیند میں۔ پھر روک لیتا ہے ان کو جن کا مرنا ٹھہرایا اور دوسروں کی بھیج دیتا ہے ایک وقت مقرر تک۔ یقیناً اس میں البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے جو سوچتے ہیں۔ [پ۲۴:ع سورہ الزمر]

نیند میں قبض نفس

اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ موت اور نیند دونوں میں روح (نفس) قبض کرتا ہے۔ موت والے کی روک کے رکھتا ہے اور نیند والے کی واپس بھیج دیتا ہے۔

موت والے کا تعلق بدن سے کٹ جاتا ہے، مگر نیند والے کی روح بدن پر برابر اثر ڈالتی ہے جس سے اس کی سانس چلتی ہے اور نبض اچھلتی ہے۔ پس موت کے لئے دو چیزیں لازم ہوئیں: (۱) روح کا بدن سے نکلنا اور (۲) آثارِ حیات کا باقی نہ رہنا۔

نیند والے سے آثارِ حیات منتفی نہیں ہوتے۔ اور روح (نفس) کے واپس آنے پر وہ پھر زندہ ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغوی نے نقل کیا ہے کہ نیند میں روح نکل جاتی ہے، مگر اس کا مخصوص تعلق بدن سے بذریعہ شعاع کے قائم رہتا ہے، جس سے حیات باطل ہونے نہیں پاتی۔ جیسے آفتاب لاکھوں میل سے بذریعہ شعاعوں کے زمین کو گرم رکھتا ہے۔
(تفسیر عثمانی ص۶۰۰)

اگر کسی کی روح بدن سے اس طرح نکلے کہ پھر وہ اس دنیا میں اس بدن میں نہ لوٹے مگر اس کے آثار اس بدن سے گھنٹوں کے طویل فاصلوں کے باوجود منتفی نہ ہوں تو یہ ایک جدا قسم کی موت ہو گی کہ موت آئی۔ روح بدن سے جدا ہوئی مگر آثارِ حیات کچھ باقی رہے۔ تو اس کے بارے میں کہا جا سکے گا: میت ہونے کا وعدہ بھی پورا ہو گیا اور حیات کلیۃً زائل بھی نہ ہوئی۔ اس پر ہم انشاء اللہ آگے بحث کریں گے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

یہاں صرف یہ بتلانا ہے کہ روح نیند کے وقت بھی نکلتی ہے اور موت کے وقت بھی۔ نیند والی واپس بھیج دی جاتی ہے اور موت والی کو اللہ تعالیٰ روکے رکھتے ہیں۔ یہ امساک کب تک رہتا ہے؟ یہ بات غور طلب ہے۔

استدلال معتزلہ

معتزلہ کہتے ہیں یہ امساک (روح کا بدن سے روکے رکھنا) قیامت تک کے لئے ہے۔ سو قبر میں تعاد الیٰ جسدی (اعادہ روح) کی روایت اس آیت کے خلاف ہے۔ اس تعارض میں قرآن پاک کو ترجیح حاصل ہو گی۔ کرامیہ اور ظاہر یہ بھی اس میں معتزلہ کے ساتھ ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

جواب اہل سنت

(ا) قرآن کریم میں قبض روح کا جو بیان اس آیت میں دیا گیا ہے وہ اس عالم (دنیا) کے اعتبار سے ہے۔ امساک (موت والے کی روح روکے رکھنا) اور ارسال (نیند والے کی کچھ دیر بعد چھوڑ دینا) اس جہان کے عمل ہیں۔ جہاں ارسال کا تحقق ہوتا ہے، وہیں تک امساک کی مدت ہے۔

یہ حالتیں اسی دنیا کی ہیں۔ قبر میں روح کا لوٹنا یہ عالم برزخ کے حالات میں سے ہے، دنیا کے حالات میں سے نہیں۔ عالم آخرت میں روح کا بدن

میں لوٹنا تو کرامیہ کے ہاں بھی مسلّم ہے۔ سو امساک ان کے ہاں بھی ہمیشہ کے لئے نہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ امساک قیامت پر ختم کرتے ہیں۔ اور اہل سنت اسے دفن پر ختم سمجھتے ہیں۔ پھر قبر میں روح و بدن کا یہ تعلق صرف سوال و جواب تک رہے گا یا مستمر (دائمی طور پر) اس میں بھی تفصیل ہے۔

(۲) موت والے کی روح کو بدن سے صرف اس انداز میں روکا جاتا ہے کہ وہ بدن میں کوئی تصرف نہ کرے۔ موت سے روح کا بدن سے تعلقِ تصرف کٹتا ہے۔ اور اسے وہ زندگی نہیں ملتی جو اسے پہلے اس دنیا میں حاصل تھی۔ قبر میں اگر روح کا اس انداز میں اعادہ مان لیا جائے جس سے روح کو بدن میں تصرف اور اختیار حاصل نہ ہو تو اس سے آیت مذکورہ سے ٹکراؤ لازم نہیں آتا۔ یہاں امساک صرف تعلق تصرف کا ہے۔ اور یہ اہل سنت کے عقیدہ حیات قبر کے خلاف نہیں۔

حضرت علامہ محمود آلوسیؒ (۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

ای بقبضها عن الابدان بان يقطع تعلقها تعلق التصرّف فيها عنها

ترجمہ: اللہ تعالیٰ روح کو بدنوں سے قبض کرتا ہے، بایں طور کہ ارواح کا ابدان سے تعلق تصرف قطع کر دیتا ہے کہ اس حیات میں غذا اور تغذیہ اور تمنیہ کی صورت نہیں ہوتی۔ (روح المعانی ج ۲۴ ص ۷ اور مقام حیات ص ۲۷۴)

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ (۱۳۶۲ھ) لکھتے ہیں: ان جانوں کو تو تصرف فی الابدان کی طرف عود کرنے سے روک لیتا ہے، جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے۔ اور باقی جانوں کو جو کہ نوم میں معطل ہو گئی تھیں اور ابھی ان کی موت کا وقت نہیں آیا ایک معیاد معین تک کے لئے رہا کر دیتا ہے کہ جاگ کر پھر بدستور ابدان میں تصرف کرنے لگتی ہیں۔ (بیان القرآن از حضرت تھانویؒ)

اس تشریح سے اس آیت میں اور حدیث اعادہ روح بہ بدن میں کوئی تعارض نہیں رہتا۔ اس حدیث کو جمہور علماء اِسلام نے پورے یقین سے قبول کیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ تواتر کے درجے کو پہنچتی ہے۔ (مقام حیات از علامہ خالد محمود ص۲۷۵)

خدام اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حافظ ابن قیمؒ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

فامساكه سبحانه الّتی قضٰی علیه الموت ......الخ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا اس روح کو روکے رکھنا جس کے بارے میں موت کا فیصلہ تھا، اس کے کسی وقت اس جسد میت کی طرف لوٹانے کے منافی نہیں۔ بشرطیکہ یہ لوٹنا اس کی اس دنیا میں وہ زندگی لازم نہ کرے، جو اسے یہاں پہلے حاصل تھی۔ اور جب سوئے ہوئے کی روح باوجودیکہ اس کے جسد میں ہوتی ہے، مگر زندگی جاگنے والے کی زندگی جیسی نہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نیند موت کی بہن ہے۔

سو میت کی طرف جب روح اس کے بدن میں لوٹائی جائے تو اس کا

حال سونے والے کی طرح ہو جاتا ہے جو زندہ اور مردہ کے درمیان ایک منزل ہے۔اس پر غور کرو یہ (انشاء اللہ العزیز) تمہارے بہت سے اشکالات زائل کر دے گا۔ (کتاب الروح ص ۵۳)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت
عبدالوحید الحنفی
۲۸ رجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۱ جولائی ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ
اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

حق چار یار

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

یا اللہ مدد

دینیات

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات

(حصہ دوم)

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 24

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور منیجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
مومن کی موت	3
مومن کی موت کا منظر	3
ملک الموتؑ کی حاضری	4
روح کا نکلنا اور واپس آنا	5
منکر نکیر کے سوالات اور مومن کے جوابات	6
مومن کی قبر	7
مومن کے اعمال	8
کافر کی موت کا منظر	8
روح کا نکلنا اور واپس آنا	9
منکر نکیر کے سوالات اور کافر کے جوابات	11
کافر کی قبر	11
کافر کے اعمال	12
مومن کی قبر	12
کافر کی قبر	13
عذاب وثوابِ قبر	14
عالم برزخ (قبر) احادیث کی روشنی میں	16
قبر کی واردات	17
مسئلہ منکر نکیر	19
قبر میں سوال و جواب	21
قبر میں سوال کے جواب میں کلمہ توحید و رسالت	23
قبر میں سوال کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟	23
قبر میں مردہ جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے	24
مردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے	25
قبر میں سوال و جواب	26
قبر میں دوسرا سوال	27
قبر میں تیسرا سوال	27
مومن کو قبر میں بشارت	28
کافر اور منافق کا قبر میں حال	28
برزخ میں شہداء کی روحیں جنت میں	29
آخرت میں اجسام کے زندہ ہونے کی صورت	31

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490

28 رجب 1431ھ مطابق 11 جولائی 2010ء...... قیمت 20 روپے

ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال

ڈیزائننگ ❁ کمپوزنگ ❁ سکیننگ ❁ پرنٹنگ ❁ بک بائنڈنگ

zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مومن کی موت

عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (ابوداؤد مشکوۃ حدیث ۱۵۳۳)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مومن کی موت کا منظر

(۱) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَھَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَ لَمَّا یُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ جَلَسْنَا حَوْلَہٗ کَاَنَّ عَلٰی رُئُوْسِنَا الطَّیْرُ وَ فِیْ یَدِہٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِہٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اسْتَعِیْذُوْا

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

ترجمہ: حضرت براء بن عاذبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک انصاری شخص کے جنازہ پر گئے یہاں تک کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے۔ ابھی تک اُن کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے (یکا یک) سر اُٹھایا اور فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے۔

ملک الموتؑ کی حاضری

ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَ حَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يُجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو جب بندہ آخرت میں قدم رکھنے اور دنیا سے کٹ جانے والا ہوتا ہے تو اس پر سفید چہروں والے فرشتے اترتے ہیں۔ گویا ان کے چہرے سورج کی طرح چمک دار ہوتے ہیں۔ ان کے پاس

خادم اہلسنت الحنفی عبد الوحید

جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے اور اس کے پاس آ کر منتہائے نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور مرنے والے کے سرہانے آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے اطمینان والی پاکیزہ روح! اللہ کی بخشش و رضا کی طرف نکل۔

روح کا نکلنا اور واپس آنا

قَالَ فَتَخْرُجُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاخُذُوهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَ يَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْخَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَرُوْنَ بِهَا يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ فَقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اُكْتُبُوْ كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

فرمایا: پھر روح آرام سے اس طرح نکل آتی ہے جیسے کسی برتن سے پانی

کے قطرے آرام سے نکل آتے ہیں۔ پھر فرشتے لپک کر اسے لے لیتے ہیں۔ اور ملک الموت کے ہاتھ میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں رہنے دیتے۔ حتیٰ کہ اسے جنت کے کفن میں لپیٹ کر جنت کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں۔ اور اس سے مشک سے بھی زیادہ پیاری خوشبو جو روئے زمین پر پائی جاتی ہے، پھوٹ پڑتی ہے۔ پھر فرشتے اسے لے کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں، وہی پوچھتی ہے کہ یہ پاکیزہ خوشبو کیا ہے؟ لانے والے فرشتے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ پھر فرشتے اسے دنیوی آسمان تک لے کر پہنچتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور آسمان کے فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ اور ایک آسمان سے دوسرے ملحق آسمان تک اسے رخصت کرتے ہیں، حتیٰ کہ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مجدہٗ فرماتے ہیں: اس کا اعمالنامہ علیین میں لکھ لو اور اسے پھر زمین پر لے جاؤ۔ پس ہم نے زمین ہی سے لوگوں کو پیدا کیا اور ہم انہیں اسی میں لوٹا دیں گے اور دوسری بار اسی سے پیدا کریں گے۔

منکر نکیر کے سوالات اور مومن کے جوابات

قَالَ فَتُعَادُ رُوْحَهٗ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَاتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِی بُعِثَ فِیْکُمْ

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ جَآئَنَا بِالْحَقّ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَ مَا عِلْمُکَ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ کِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ

فرمایا: پھر روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آ کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دِین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دِین اِسلام ہے۔ پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: ان کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم لوگوں میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آپ ہمارے پاس سچا دِین لے کر تشریف لائے تھے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تجھے ان باتوں کا کس طرح علم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے قرآن کتاب اللہ تعالیٰ میں پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مومن کی قبر

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مِنْ رُّوْحِهَا وَ طِیْبِهَا فَیُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مُدَّ بَصَرِهٖ

پھر ایک منادی (اعلان کرنے والا) آسمان سے اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ لہٰذا اس کے نیچے جنت کا فرش بچھا دو اور اسے جنت ہی کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول

دو۔ پھر اس کے پاس جنت کی پاکیزہ خوشبو آنے لگتی ہے اور حد نگاہ تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

مومن کے اعمال

قَالَ وَ يَاتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ يَسُرُّکَ هٰذَا يَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُکَ الْوَجْهُ يَجِیْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ وَ مَالِیْ (غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۱۶۰، ۱۶۱......

مسند احمد بن حنبل، مشکوۃ شریف ج ۱ حدیث ۱۵۴۲، صححہ الحاکم ۱/ ۳۷ وقد اعلہ ابو حاتم و ابن حزم وصیحہ ابو نعیم وغیرہ قال البانی: صحیح، ابوداؤد ۳۲۱۵، ابن ماجہ ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹، النسائی ۴/ ۷۸)

فرمایا: پھر اس کے پاس ایک حسین و خوبرو شخص خوشبو میں بسا ہوا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: دل خوش کن نعمتوں سے خوش ہو جاؤ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ کہتا ہے: آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: میں آپ کا نیک عمل ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے: اے اللہ! قیامت کو قائم فرما کہ میں پھر اہل و مال کی طرف جاؤں۔

کافر کی موت کا منظر

قَالَ وَ اِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِیْ انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ

الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يُجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ غَضَبِهٖ

آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا: جب کافر آخرت میں قدم رکھنے والا اور دنیا سے کٹ جانے والا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر سیاہ چہروں والے فرشتے اتارتا ہے، جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں اور وہ اس کی حد نگاہ تک بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے گندی روح! اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف نکل۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

روح کا نکلنا اور واپس آنا

قَالَ فَتَفَرَّقَ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طُرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَ يَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

فرمایا: پھر روح اس کے تمام اعضاء میں منتشر ہو جاتی ہے۔ پھر ملک الموت اسے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے تر اُون سے لوہے کی سلاخ کھینچی جاتی ہے۔ جس سے اس کے رگ پٹھے سب ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر فرشتے اسے لے کر اپنے پاس والی ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سڑی ہوئی لاش جیسی بدبو پھوٹ پڑتی ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں، وہی پوچھتی ہے: یہ گندی بدبو کیا ہے؟ فرشتے اس کا بدترین نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ حتیٰ کہ اسے لے کر دنیوی آسمان تک پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں۔ لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (پ۸ سورۃ الاعراف آیت ۴۰)

اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کی کتاب سجین میں لکھ لو۔ پھر اس کی روح وہیں سے پٹخ دی جاتی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ O (سورۃ الحج آیت ۳۱)

جو اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے، گویا وہ آسمان سے گر پڑا۔ پھر اسے پرندے اچک لیں یا اسے ہوا کہیں دور لے جا کر پٹخ دے۔ یعنی اس کی روح مردود کر دی جاتی ہے۔

منکر نکیر کے سوالات اور کافر کے جوابات

فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَ يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِیْ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں۔ پوچھتے ہیں: تیرا دِین کیا ہے؟ کہتا ہے: ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں۔ پوچھتے ہیں: اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم لوگوں میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں۔

کافر کی قبر

فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذِبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَيَاتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُوْمِهَا وَ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ

حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْہِ اَضْلَاعُہٗ

پھر ایک منادی اعلان کرتا ہے: میرا بندہ جھوٹا ہے۔ اس کے نیچے آگ کا بچھونا بچھا دو۔ اسے آگ کے کپڑے پہنا دو اور اس کی قبر میں آگ کا دروازہ کھول دو۔ پھر آگ کی گرمی اور لپٹیں آنے لگتی ہیں۔ اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے۔

کافر کے اعمال

وَ یَاتِیْہِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْہِ قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْئُکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

اور اس کے پاس برے کپڑوں میں سڑا ہوا ایک بدصورت آدمی آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے غم انگیز عذابوں کی بشارت ہو۔ یہی تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ کہتا ہے: تو کون ہے؟ جواب دیتا ہے: میں تیرا برا عمل ہوں۔ کہتا ہے: اے رب! قیامت قائم نہ فرما۔

(غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۱۶۱، ۱۶۲...... مسند احمد بن حنبل حدیث ۱۸۷۲۳، صحیح الحاکم ۱/ ۳۷ وقد اعلہ ابو حاتم و ابن حزم و صححہ ابو نعیم وغیرہ قال البانی: صحیح، ابوداؤد ۳۲۱۲، ۴۷۵۴، ابن ماجہ ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، النسائی ۴/ ۷۸، مشکوۃ شریف حدیث ۱۵۴۲)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مومن کی قبر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب مومن قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کی قبر ستر گز چوڑی اور ستر گز لمبی کر دی جاتی ہے۔ اور اس پر خوشبو بکھیر دی جاتی

ہے۔اور جنت کا ریشمی لباس پہنا دیا جاتا ہے۔ اگر اسے کچھ قرآن یاد ہے تو اسی کا نور کافی ہے اور اگر کچھ بھی قرآن یاد نہیں تو اس کی قبر میں سورج کی طرح کے نور کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کی مثال دلہن جیسی ہے جو سو جاتی ہے۔ اور اسے اس کا سب سے پیارا ہی جگاتا ہے۔ پھر وہ نیند سے اٹھتی ہے تو گویا وہ نیند سے سیر نہیں ہوئی۔ اور ہنوز ابھی اس کی نیند نہیں بھری۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۳ حصہ اول)

کافر کی قبر

اور جب کافر قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو قبر اس پر سکڑتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی پسلیاں اکھڑ کر پیٹ میں آ جاتی ہے۔ اور اس پر بختی اونٹ جیسے بڑے بڑے سانپ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ اور ہڈیوں پر ذرا گوشت بھی نہیں چھوڑتے۔ اور ان پر بہرے گونگے اور اندھے شیطان چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ راندہ گیا شیطان ہے۔ اور ان کے ہاتھ میں لوہے کے کوڑے ہوتے ہیں، جن سے وہ اسے مارتے رہتے ہیں۔

پھر لطف یہ ہے کہ وہ نہ اس کی آواز سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں کہ رحم کریں۔ اور اس پر وَ یُعْرِضُ عَلَیْهِ النَّار بُكْرَةً وَ عَشِيًّا (سورۃ مومن پ۲۴) صبح و شام آگ پیش کی جاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۳ حصہ اول)

عذاب وثوابِ قبر

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں:

مذکورہ بالا حدیثیں عذاب وثواب قبر پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر کہا جائے کہ جسے پھانسی دے دی جائے اور جو ڈوب جائے اور جو آگ میں جل جائے اور جسے درندے مع پرندوں کے کھا جائیں اور اس کا گوشت پراگندہ ہو جائے، اس پر عذاب قبر کیوں کر ممکن ہے؟ تو عرض ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عذاب وثواب کو اور منکر نکیر کے سوالات کو اکثر دنیا والوں کی عادت و رواج کے مطابق بیان فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد عموماً لوگ قبر میں دفن کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مردہ مذکورہ بالا نادر صفت پر پایا جائے تو پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو زمین پر بھیجتا ہے۔ پھر زمین اسے بھینچتی ہے اور اس سے منکر نکیر سوال کرتے ہیں اور اس پر عذاب یا ثواب ہوتا ہے۔ جیسا کافروں کی روحوں پر روزانہ صبح و شام دو بار عذاب ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ پھر اس دن روحیں مع جسموں کے جہنم میں جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلنَّارُ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۟ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ [پ۲۴ سورۃ غافر آیت ۴۶]

ترجمہ: آگ ان پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے اور جس دن قیامت آئے گی تو حکم کریں گے کہ فرشتو! آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

ہمارا عقیدہ ہے کہ شہداء کی اور مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کے قوارب میں رہتی ہیں اور جنت میں کھاتی پھرتی ہیں اور عرش کے نیچے نورانی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں۔

جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی تا کہ اللہ کے سامنے پیشی اور حساب کتاب ہو۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما اُصِیْبَ اخْوَانَکُمْ بِاَحَدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ حَضر تسرح فِی الْجَنَّةِ. وَ تَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلِ مِنْ ذَهَبٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْش فَلَمَّا وَجدا طیب مَا کلهُمْ وَ شَرَابِهُمْ وَ مقیلهُمْ قالوا من یبلغ اخوننا انا احیآء فی الجنة ترزق فلا یزهدوا فی الجهاد ولا ینکلوا عن الحرب فقال الله عز و جل و هو اصدق القآئلین انا بلغهم فانزل الله: (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۴ حصہ اول)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بھائی جنگ احد میں درجہ شہادت پر فائز المرام ہوئے تو اللہ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیں جو جنت میں کھاتی ہیں اور عرش کے سایہ کے نیچے سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں۔ جب انہوں نے اپنا طعام وشراب اور آرامگاہ عمدہ سے عمدہ پائے، تو بولے: ہمارے بھائیوں کو ہمارا یہ پیغام کون پہنچائے کہ ہم

جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے۔تا کہ وہ جہاد سے اعراض نہ کریں اور لڑائی سے پیچھے نہ ہٹیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو سب سے زیادہ سچا ہے، فرمایا میں تمہارا پیغام پہنچاؤں گا۔تو یہ آیت اُتاری:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ......الخ

[پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱]

جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں، انہیں مردہ خیال نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے پاس سے روزی دی جاتی ہے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فضل پر مگن اور خوش ہیں۔ ....الخ

لہٰذا جائز ہے کہ سوال منکر نکیر اور عذاب و ثواب قبر مومن اور کافر کے جسم کا کچھ حصہ پر واقع ہو سب پر نہ ہو اور جب بعض پر واقع ہوا تو کل پر واقع ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پراگندہ اجزاء کو قبر کے بھیجنے کے لئے اور منکر نکیر کے سوال کے لئے اور عذاب و ثواب کے لئے جمع فرما دیتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۴ حصہ اول)

عالم برزخ (قبر) احادیث کی روشنی میں

(۱)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے بتایا کہ ان دو کو عذاب ہو رہا ہے اور وہ کسی بڑے گناہ پر نہیں۔ ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ نہیں کرتا تھا۔اور دوسرا چغلی کھانے کا رسیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ٹہنی لی

اور اس کو دو حصوں میں کاٹا اور دونوں ٹکڑے ایک ایک قبر میں گاڑ دیئے۔ صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید جب تک یہ ٹہنیاں سبز رہیں ان سے عذاب ہلکا رہے۔ (بخاری شریف ج۱ ص۳۵، صحیح مسلم ج۱ ص۱۴۱ اور مقام حیات ص۱۵۷ از علامہ خالد محمود)

(۲)......حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مر جائے تو اسے (عالم برزخ میں) اس کا ٹھکانا (جہاں اس نے جانا ہے) صبح شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو وہ اہل جنت میں دکھایا جاتا ہے۔ اور اگر وہ جہنم والوں سے ہے تو اسے اس کا ٹھکانا جہنم میں دکھایا جاتا ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ تجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لے جائے۔

(مشکوٰۃ ص۲۵، سنن نسائی ج۱ ص۲۹۱ اور مقام حیات ص۱۶۲)

عبدالمجید الحنفی

قبر کی واردات

(۱) ...... حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ (المولود ۸۰ھ المتوفی ۱۵۰ھ) قبر کی واردات کا یوں ذکر کرتے ہیں:

وَاِعَادَةُ الرُّوْحِ اِلَى الْعَبْدِ فِیْ قَبْرِہٖ حَقٌّ

اور روح کا بندے کی طرف لوٹایا جانا برحق ہے۔ (شرح الفقہ الاکبر ص۱۲۰)

(۲)......حضرت امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) لکھتے ہیں:

اَلْاِیْمَانُ بِالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَالْاِیْمَانُ بِمُنْکَرٍ وَ نَکِیْرٍ وَ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَالْاِیْمَانِ بِمَلَکِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ ثُمَّ تَرَدَّنِیْ فِی الْاَجْسَادِ فِی الْقُبُوْرِ فَیَسْأَلُوْنَ عَنِ الْاِیْمَانِ وَ التَّوْحِیْدِ

ترجمہ: حوض کوثر، شفاعت، قبر میں منکر نکیر، عذاب قبر، اس پر ایمان لانا کہ ملک الموت روحیں قبض کرتا ہے، پھر یہ روحیں قبروں میں اپنے اجساد میں لوٹائی جاتی ہیں اور وہاں ایمان اور توحید کے بارے میں پوچھ لیا جاتا ہے (یہ سب امور برحق ہیں)۔ (کتاب الصلوۃ امام احمد بن حنبلؒ ص ۴۵)

(۳) ...... امام ابو جعفرؒ الطحاوی (۳۲۱ھ) جنہیں فقہائے کرام اعلم بمذہب ابی حنیفہ وصاحبیہ لکھتے ہیں، فرماتے ہیں:

نُؤْمِن بِعَذَاب الْقَبْر وَ نعمه ...... وَ بِسُوَال مُنْکَر وَ نَکِیْر لِلْمَیّت فِیْ قَبْرِهٖ عَنْ ربه وَ دِیْنه وَ نَبِیّه عَلٰی مَا جَائَت بِه الْاَخْبَار عَن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن وَالْقَبْر رَوْضَة مِنْ رِیَاض الْجَنَّة اَوْ حفرَة مِنْ حفرَا الْیْزَان

ترجمہ: ہم عذاب قبر اور نعیم قبر پر ایمان لاتے ہیں۔ منکر نکیر کا قبر میں تین سوال پوچھنا جیسا کہ اس پر آنحضرت ﷺ اور آپ کے سب صحابہؓ سے منقول ہے، برحق ہے۔ اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (عقیدۃ الطحاویہ ص ۶۰)

(۴) ...... حضرت غوث الاعظم عبدالقادرؒ جیلانی (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں: ہمارا ایمان ہے کہ منکر نکیر قبر میں ہر ایک کے پاس

آتے ہیں اور آزماتے ہیں کہ اس کا کیا دِین تھا؟ منکر نکیر قبر میں آتے ہیں اور ان کے لئے مردے میں روح ڈالی جاتی ہے پھر اسے بٹھایا جاتا ہے، پھر سوال سے فارغ ہونے کے بعد بلا تکلیف کے اس کے جسم سے اس کی روح ہٹا لی جاتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ میت اپنے زیارت کرنے والوں کو پہچانتا ہے۔ جب وہ اس کے پاس آتے ہیں۔ خصوصاً جمعہ کے دن طلوع فجر سے سورج کے نکلنے تک۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ گناہ گاروں کے اور کافروں کے لئے عذاب قبر اور اس کا بھینچنا واجب ہے۔ اسی طرح اہل اطاعت و ایمان کے لئے ثواب قبر واجب ہے۔ لیکن معتزلہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور منکر نکیر کا بھی۔ (غنیۃ الطالبین جلد اول)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسئلہ منکر نکیر

اس سلسلے میں اہل سنت کی دلیل اللہ تعالیٰ کے قول:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (ابراہیم ۲۷)

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو توحید پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ دنیا میں سکرات کے وقت اور آخرت میں منکر نکیر کے سوال کے وقت مومن توحید پر قائم رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی یا کوئی شخص دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ فام اور کنجی آنکھوں

والے فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی شکلیں خوفناک اور ڈراؤنی ہوتی ہیں۔ یہ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: اس شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ یہ وہی جواب دے گا جس عقیدے پر دنیا میں قائم تھا۔ اگر مومن تھا تو جواب دے گا کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ ہمیں پہلے ہی سے معلوم تھا کہ آپ یہی جواب دیں گے۔ پھر اس کی قبر ستر گز چوڑی اور ستر گز لمبی کر دی جاتی ہے اور اسے روشنی سے منور کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ آپ سو جائیے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے گھر جانے دو تا کہ میں انہیں بھی خبر دوں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ دلہن کی طرح سو جائیے۔ جسے اسے سب سے زیادہ محبّ ہی جگاتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ اور اگر منافق ہے تو جواب دیتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں لوگوں سے سنا کرتا تھا کہ لوگ آپ ﷺ کے بارے میں کچھ کہا کرتے تھے اور میں بھی آپ کے خلاف کچھ کہا کرتا تھا۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ تو یہ جواب دے گا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسے بھینچ لے۔ پھر زمین اسے بھینچے گی حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر آ جائیں گی۔ اور اس پر قبر میں برابر عذاب ہوتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ اسے اس کی خواب گاہ سے اٹھا لے۔

(غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۱۵۹)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قبر میں سوال و جواب

(۲) اِذَا اقْبِرَ الْـمَيِّتُ اَوْ قَـالَ اَحَـدُكُـمْ اَتَـاهُ مَـلَكَان اَسودَان اَزرقَـان يُـقَـالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنكَرُ وَ الْاٰخرُ النَكِيْرُ فَيَقُوْلَان: مَا كُـنْـتَ تَـقُـوْلُ فِيْ هٰذَا الرّجلِ؟ فَيقُوْل: مَا كَانَ يقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰـهِ وَ رَسُـوْلُـهُ اَشْهَـدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُـوْلُـهٗ فَيَـقُـوْلَان: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْن ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: نَمْ فَيَـقُـوْلُ: اَرْجِعُ اِلٰـى اَهْـلِـيْ فَـاُخْـبِـرُهُمْ؟ فَيقُوْلَان: نَمْ كَنَوْمَةِ الْـعُرُوْسِ الَّذِيْ لَا يوقِظُه اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِه اِلَيْه حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَـضجَعِهٖ ذٰلِكَ وَ اِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْن فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيقُوْلَان: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُـقَـالُ لِلْاَرْضِ التَمِئِىْ عَلَيْه فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ

(صحیح) اخرجہ الترمذی (۲/۱۶۳) ...... وابن ابی عاصم فی السنۃ (۸۶۴ بتحقیقی) ...... من طریق عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ، قال حدیث حسن غریب۔ قلت: واسنادہ جید، رجالہ کلھم ثقات رجال مسلم، وفی ابن اسحاق وھو العامری القرشی مولاھم کلام لایضر ...... احادیث الصحیحہ مولفہ البانی جلد ثالث حدیث ۱۳۹۱)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب قبر میں مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں

والے آتے ہیں، جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ دونوں اس مردے سے پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا ہے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت) پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سن کر دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم تھا تو یہ جواب دے گا۔ اس کے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز طول وعرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے پھر قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ''سوجا''۔ مردہ ان سے کہتا ہے: میں اپنے اہل وعیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ ان کو اس حال سے آگاہ کر دوں۔ فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو ''سوجا'' جس طرح دلہن سوتی ہے، جس کو وہی جگا سکتا ہے، جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، یہاں تک کہ اللہ تجھ کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے) اور جو (مردہ) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو سن کر کہتے ہیں: ہم جانتے تھے تو ایسا ہی کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا۔ زمین اس کو دبا لے گی کہ اس کی پسلیاں اُدھر کی اِدھر اور اِدھر کی اُدھر ہو جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔

(رواہ الترمذی۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اول باب اثبات القبر حدیث ۱۲۲)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

قبر میں سوال کے جواب میں کلمہ توحید و رسالت

عَنْ الْبَرَاءِ بِنْ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ ”نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے“ اور ”محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں“ یہی مراد ہے اللہ کے قول سے:

”يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ...... الخ“ (سورۃ ابراہیم)

ترجمہ: ”یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات کے ساتھ دُنیا اور آخرت میں“۔ (سنن ابوداؤد ج۳ حدیث ۱۳۲۳)

قبر میں سوال کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ اَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ (سنن ابوداؤد باب ۴۱۲ قبر میں سوال حدیث ۱۳۲۴)

حافظ عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کی عبادت کرتا تھا۔ پس اگر اللہ اس کو راہ دکھلاتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ میں اللہ کو پوجتا تھا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بابت کیا کہتا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے، وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

قبر میں مردہ جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هٰذَا الْاَسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعَ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَاتِيْهِ مَلَكَانِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ فَذَكَرَ قَرِيْبًا مِّنْ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ قَالَ فِيْهِ وَ اَمَّا الْكَافِرُ وَ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ زَادَ الْمُنَافِقَ وَ قَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلْتِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ (سنن ابوداؤد ج۳ حدیث ۱۳۲۵)

ترجمہ: محمد بن سلیمان، عبدالوہاب سے اس طرح روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے لوگ اس کو دفن کر کے پیٹھ موڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، بعد اس کے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے۔ آپ نے فرمایا کافر یا منافق اور اضافہ فرمایا کہ سنتے ہیں اس کی آواز جو اس کے نزدیک ہیں سوا جن اور بشر کے۔

عبدالوحید حنفی خادم اہلسنت

مردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

(۳) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تُوُلِّیَ وَ ذَھَبَ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی اَنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاہُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَ لَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا وَ اَمَّا الْکَافِرُ وَ الْمُنَافِقُ. فَیَقُوْلُ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَہٗ لَا دَرَیْتَ وَ لَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَۃٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً بَیْنَ اُذُنَیْہِ فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَّسْمَعُھَا مَنْ یَّلِیْہِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ.

(بخاری شریف۔کتاب الجنائز باب ۸۵۰ حدیث ۱۲۵۷
......مشکوٰۃ شریف باب اثبات عذاب قبر حدیث ۱۱۸)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتا ہے، اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔اس کو بٹھاتے ہیں۔ پوچھتے ہیں تو ان صاحب محمد ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے دوزخ میں جو

تیری جگہ تھی اس کو دیکھ لے۔ اللہ نے اس کے بدل تجھے بہشت میں ٹھکانا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ اور کافر ومنافق، فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ میں تو وہ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے خود غور کیا اور نہ عالموں کی پیروی کی۔ پھر لوہے کی گرز سے اس کے کانوں کے بین ایک مار لگائی جاتی ہے۔ وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ اس کے پاس والی مخلوق آدمی اور جن کے سوا سن لیتی ہے۔

قبر میں سوال وجواب

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

(۴) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَلَّوْ مُدْبِرِیْنَ حِیْنَ یُقَالُ لَہٗ یَا ھٰذَا مَنْ رَّبُّکَ وَ مَا دِیْنُکَ وَ مَنْ نَّبِیُّکَ قَالَ ھُنَّادٌ قَالَ وَ یَاتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ.

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کر کے رخصت ہوتے ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے۔ اے شخص! تیرا رب کون ہے، تیرا دِین کیا ہے، اور تیرا نبی کون ہے۔ ہناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

قبر میں دوسرا سوال

فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَام.

پھر پوچھتے ہیں۔ تیرا دِین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دِین اِسلام ہے۔

قبر میں تیسرا سوال

فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ. قَالَ فَیَقُوْلُ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ وَ مَا یُدْرِیْکَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَ صَدَّقْتُ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی:

پھر پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کون تھے؟) مردہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے۔ پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تجھے یہ کہاں سے معلوم ہوا۔ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا۔ اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے:

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ (پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۲۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس پکی بات سے دُنیا اور آخرت میں مضبوط رکھتا ہے۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

مومن کو قبر میں بشارت

ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ. قَالَ فَیَاتِیْهِ مِنْ رُّوْحِهَا وَ طِیْبِهَا قَالَ وَ یُفْتَحُ لَهٗ فِیْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ

پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میرے بندے نے اب اس کا بچھونا جنت میں کر دو۔ اور اس کو جنت کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اس پر کھول دو۔ پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس پر آنے لگتی ہے۔ اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک قبر کھل جاتی ہے۔

کافر اور منافق کا قبر میں حال

قَالَ وَ اِنَّ الْکَافِرَ فَذَکَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَ تُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَ یَاتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ قَالَ فَیَاتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُوْمِهَا قَالَ یُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ ثُمَّ یُقَیَّضُ لَهٗ اَعْمٰی اَبْکَمُ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ لَّوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَیَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً یَّسْمَعُهَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیَصِیْرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ

فِيْهِ الرُّوْحُ (سنن ابوداؤد جلد سوم باب فی المسالۃ فی القبر وعذاب القبر حدیث ۱۳۲۶)

پھر کافر کی موت کا بیان کیا۔ اس کی روح اس کے بدن میں لائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں۔ اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا، پھر پوچھتے ہیں تیرا دِین کیا ہے۔ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، (یعنی حضرت محمد ﷺ) وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا۔ اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے جھوٹا ہے لہٰذا اس کا بچھونا جہنم میں کر دو۔ اور اس کو جہنم کے کپڑے پہنا دو۔ اور ایک دروازہ جہنم کا اس پر کھول دو۔ پھر اس پر جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہے، اور قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ اور جریر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اس کے اوپر ایک اندھا گونگا فرشتہ جو اس کی تکلیف نہیں دیکھتا نہ اس کی فریاد سنتا ہے مقرر کیا جاتا ہے، اس کے پاس ایک گرز ہوتا ہے لوہے کا۔ اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جائے تو خاک ہو جائے، اس گرز سے اس کو ایک بار مارتا ہے جس کی آواز تمام مخلوق سنتی ہے۔ سوائے جن اور بشر کے وہ مٹی ہو جاتا ہے، پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (سنن ابوداؤد شریف باب ۴۱۲ حدیث ۱۳۲۶)

برزخ میں شہداء کی روحیں جنت میں

عَـنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (هُوَ ابْنُ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

الْمَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ O [آل عمران آیت ۱۶۹]

قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَائَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اطلاعَۃً فَقَالَ ھَلْ یَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٌ تَشْتَھِیْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِھِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّھُمْ لَنْ یُّتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یَّسْاَلُوْا قَالُوْا یَارَبّ نُرِیْدُ اَنْ تُرَدَّ اَرْوَاحِنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی تُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَیْسَ لَھُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا (مسلم شریف جلد سوم کتاب الامارۃ باب ۸۶۰ حدیث ۴۸۸۵)

ترجمہ: حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ”جنہیں اللہ کے راستے میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں“۔ تو انہوں نے کہا: ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سرسبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں۔ اور وہ روحیں جنت میں پھرتی رہتی ہیں، جہاں چاہیں۔ پھر انہیں قندیلوں میں

واپس آ جاتی ہیں۔ ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں، حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں، جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اس طرح تین مرتبہ فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں چیز کے مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ربّ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں، ہمارے جسموں میں لوٹا دیں۔ یہاں تک کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کئے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف جلد۳ص۱۸۸ حدیث ۴۸۸۵)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

آخرت میں اجسام کے زندہ ہونے کی صورت

شیخ علامہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ لکھتے ہیں:

حشر کے دِن روح کی طرف سے جسم کے لئے بطریق عشق ایک تجلی ہوگی جسم کے اجزائے پراگندہ جمع ہو جائیں گے۔ اور ان کے اندام نہایت لطیف زندگی کے ساتھ مرکب ہو جائیں گے۔ اعضاء تالیف (جوڑنے) و ترکیب (ملانے) کے لئے جس کو جسم سے التفات روح سے حاصل کیا ہو گا، حرکت کریں گے۔ سو جب بنیاد جسم تیار اور پیدائش خاکی قائم ہو جائے گی تو اُس کے لئے رُوح رقیقہ اسرافیلیہ کے ساتھ محیط قرناً میں تجلی کرے گی۔ پس جسم میں زندگی سرایت کر جائے گی اور وہ درست ہو کر قائم ہو جائے گا، جیسا کہ پہلی بار

تھا۔ پھر اس میں دوبارہ نفخ روح ہو گا تو سب کھڑے ہو کر دیکھنے والے ہوں گے اور اُس دِن زمین اللہ کے نور سے چمک اُٹھے گی۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (١) كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ [پ٨ سورۃ الاعراف آیت ٢٩]

(٢) قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ [یٰسٓ آیت ٧٩]

(٣) فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِيْدٌ [سورۃ ہود آیت ١٠٥]

ترجمہ: (١) جیسا کہ اللہ نے تم کو ابتدا میں پیدا کیا تھا ویسا ہی تم کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ (٢) آپ جواب دے دیجئے کہ ان کو وہ زندہ کرے گا، جس نے اول بار میں اُن کو پیدا کیا۔ (٣) پھر ان میں سے بعض شقی ہوں گے اور بعض سعید ہوں گے۔ (فتوحات مکیہ ج ا پارہ چہارم ب ٢ ص ٢١٩)

حافظ عبدالوحید الحنفی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی

٢٨ رجب ١٤٣١ھ مطابق ١١ جولائی ٢٠١٠ء

☆☆☆☆

ڈیزائننگ ❁ کمپوزنگ ❁ سکیننگ ❁ پرنٹنگ ❁ بک بائنڈنگ

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا اللہ مدد — حق چار یار

دینیات

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات

(حصہ سوم)

موت کے بعد احوالِ قیامت

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 25

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
عالم برزخ	3
تین جہاں	3
عالم برزخ	4
عالم آخرت	5
ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا ہے	8
کسی بشر نے ہمیشہ نہیں رہنا	8
(۲) قیامت سے پہلے آلِ فرعون کا عذاب	9
دنیوی پکڑ کے متصل عذاب اخروی	11
موت کے بعد احوالِ قیامت	12
(۱)......دنیا میں ہمیشگی کسی کو نہیں	12
(۲)...... ہر شخص مرنے والا ہے	12
(۳)......موت کا وقت مقرر ہے	13
(۴)......موت کا وقت آگے پیچھے نہیں ہوسکتا	13
(۵)......موت سے بھاگنا نفع نہیں دے سکتا	14
(۶)......موت کا وقت خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں	15
(۷)...... جان کنی کا وقت	15
(۸)......ملک الموت	16
(۹)......موت کے بعد لوٹنا نہیں	16
(۱۰)......موت کی بے ہوشی	17
(۱۱)......موت کے وقت کافروں کا ایمان لانا مقبول نہیں	17
موت کے بعد	18
(۱)......کافر کہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں	18
حشر......موت کے بعد زندہ ہوکر خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہوگا	20
قیامت کا منظر	25
اَرواح المؤمنین ......موت کے بعد، قیامت تک	28
شیطان کا مقابلہ کرنے کے بعد انسان پر نورعلوم الٰہی نازل ہوتا ہے	29
قیامت میں نفس انسانی کا حشر علمی اور جسم انسانی کا حشر عملی صورت پر ہوگا	30
ملفوظات امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ	30
دُعاء	31

☆☆☆☆

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490
28 رجب المرجب 1431ھ مطابق 11 جولائی 2010ء...... قیمت 20 روپے
ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال
ڈیزائننگ ❁ کمپوزنگ ❁ سکیننگ ❁ پرنٹنگ ❁ بک بائنڈنگ
zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

www.khudamahlesunat.com

عالم برزخ،موت اور قبر کی حیات (حصہ سوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ كَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

عالم برزخ

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ (۹۹) لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (۱۰۰) [پ۱۸:ع سورہ المؤمنون]

یہاں تک کہ جب آئے گی ایک کو ان میں سے موت، کہے گا: اے رب میرے! واپس کر دے مجھ کو شاید کہ میں عمل کروں نیک اُس دنیا میں کہ چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں تحقیق یہ ایک بات ہے کہ وہ کہنے والا ہے اُس کا۔ وَرِے اُن سے پردہ ہے اُس دن تک کہ اُٹھائے جائیں گے۔

تین جہاں

(۱) عالم دنیا دارالعمل ہے۔ (۲) عالم برزخ دارالانتظار ہے۔
(۳) عالم آخرت دارالجزاء ہے۔

عالم برزخ بعض احکام کے اعتبار سے وہ بھی مومن کے لئے دارالعمل (دنیا) کا حکم رکھتا ہے۔ ذاتی عمل تو اس میں وہ نہیں کر سکتا۔ البتہ اعزاء واقرباء کا بھیجا ہوا ثواب اس کو وہاں ملتا رہتا ہے۔ اور یہ بات کھلی ہوئی ہے کہ عمل ختم ہونے کے بعد ہی اس کا بدلہ ملتا ہے۔ اس لئے دنیا اور برزخ کے بعد دارالجزاء (آخرت) کو بدلہ کے لئے معین ومقرر فرمایا گیا ہے۔

عالم برزخ موت کے بعد سے لے کر قیامت تک یہ دور قائم رہتا ہے۔ اس میں روح اور بدن یا روح اور اجزائے بدن کے مابین نہایت اور قوی تعلق قائم ہوتا ہے۔ اس میں دُنیا والوں سے بھی پردہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت بھی پوری طرح سامنے نہیں آتی۔ یہاں کی زندگی میں روح اور حیات میں ملازمہ نہیں۔ روح اگر بدن میں نہ بھی داخل ہو، صرف تاثیر ہی کر رہی ہو تو بھی حیات کا تقدم ہو جاتا ہے۔ قبر کی منزل اسی میں شمار ہوتی ہے۔

عالم برزخ

وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (سورۃ المومنون آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور اُن لوگوں کے آگے ایک آڑ ہے قیامت کے دِن تک۔

امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل قبور میں سے نافرمانوں کے لئے ہلاکت ہے۔ ان کی قبروں میں سیاہ سانپ داخل ہوتے ہیں۔ ایک سانپ اس کے سر کے پاس اور ایک سانپ اس کے پاؤں

کے پاس ہوتا ہے۔ وہ اسے ڈستے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے وسط میں جا کر مل جاتے ہیں۔ یہی وہ برزخ کا عذاب ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَ مِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۵ ص۵۱)

(۲) امام ابن ابی شیبہ، ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابونعیم رحمہم اللہ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت مجاہدؒ سے "بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْن" سے برزخ کا معنیٰ "موت سے لے کر دوبارہ اُٹھائے جانے تک" کیا ہے۔
(تفسیر طبری زیر آیت ہذا ج۵ ص۵۲)

(۳) امام عبد بن حمیدؒ نے آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصریؒ سے روایت نقل کی ہے کہ برزخ سے مراد دُنیا اور آخرت کے درمیان کا عرصہ ہے۔

حضرت ربیع سے یہ قول نقل کیا ہے کہ برزخ سے مراد قبور ہیں۔
(تفسیر دُرِّ منثور زیر آیت ہذا ج۵ ص۵۲)

عالم آخرت

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآئَلُوْنَ ○ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فِیْ جَھَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمُ النَّارُ وَ ھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ ○ اَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَکُنْتُمْ بِھَا تُکَذِّبُوْنَ ○ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا

شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا
ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ
عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ
الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَ
كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا
لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا
لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ
ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَ قُلْ رَّبِّ
اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ [پ۱۸: سورہ مومنون آیت ۱۰۱ تا ۱۱۸]

ترجمہ: پھر جب پھونکا جائے گا صور میں پس نہیں ہوگا نسب درمیان ان کے اس دن اور نہ ہی ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ پس جو شخص کہ بھاری ہوگی تول اس کی تو یہ لوگ وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو شخص کہ ہلکی ہو گی تول اس کی تو یہ لوگ وہی ہیں جنہوں نے خسارا دیا اپنے آپ کو اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ جھلس دے گی ان کے منہوں کو آگ اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے۔ کیا نہیں پڑھی جاتی تھیں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

میری آیتیں اوپر تمہارے۔ پس تھے تم ان کو جھٹلاتے۔ کہیں گے: اے رب ہمارے! غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری اور ہوئے ہم قوم گمراہ۔ اے رب ہمارے! نکال ہم کو اس سے پس اگر پھریں گے ہم تو بے شک ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ فرمائے گا دور ہو اس میں اور مت کلام کرو مجھ سے۔ تحقیق تھا ایک فرقہ میرے بندوں میں سے کہ کہتے تھے: اے رب ہمارے! ایمان لے آئے ہم پس بخش دے ہم کو اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے۔ پس بنائی تم نے ان کی ہنسی یہاں تک کہ بھلا دیا تم کو انہوں نے یاد میری سے اور تھے تم ان سے ہنستے۔ تحقیق جزا دی میں نے ان کو آج بسبب اس کے کہ وہ صبر کرتے تھے۔ یہ کہ وہ ہیں مراد پانے والے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کتنا رہے تھے تم زمین میں برسوں کی گنتی (کے حساب) سے۔ وہ کہیں گے: رہے تھے ہم ایک دن یا کچھ حصہ دن کا پس پوچھ لے گنتی والوں سے۔ اللہ فرمائے گا: نہیں رہے تھے تم مگر تھوڑے۔ کاش تم جانتے ہوتے۔ کیا پس گمان کیا ہے تم نے یہ کہ پیدا کیا ہے ہم نے تم کو بے فائدہ اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں واپس کئے جاؤ گے۔ پس بہت بلند ہے اللہ بادشاہ برحق نہیں کوئی معبود سوا اس کے، پروردگار ہے عرش کرامت والے کا۔ اور جو کوئی پکارے ساتھ اللہ کے معبود اور کو کہ نہیں ہے دلیل واسطے اُس کے اُس کی تو اُس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ تحقیق نہیں فلاح پائیں گے کافر۔ اور کہہ دے اے رب میرے!

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

بخش دے اور رحم کر اور تو بہتر رحم کرنے والوں کا ہے۔

ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۱۸۵) [پ۴:ع۱۰سورہ آل عمران]

ترجمہ: ہر ایک جان چکھنے والی ہے ذائقہ موت کا اور یقیناً پورے دیئے جائیں گے بدلے تمہارے قیامت کے دن۔ پس جس کو بچا لیا گیا دوزخ سے اور داخل کر لیا گیا بہشت میں پس اس کا کام بن گیا۔ اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر صرف دھوکے کا سودا۔

کسی بشر نے ہمیشہ نہیں رہنا

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (۳۴) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (۳۵) [پ۱۷:ع۳سورہ انبیاء]

ترجمہ: اور نہیں کیا ہم نے واسطے کسی بشر کے پہلے تجھ سے ہمیشہ رہنا۔ کیا پس اگر آپ کا انتقال ہو گیا تو کیا یہ ہمیشہ رہیں گے؟ ہر نفس چکھنے والا ہے مزہ موت کا اور آزماتے ہیں ہم تم کو ساتھ برائی کے اور بھلائی کے امتحان

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

کے لئے۔ اور ہماری طرف پھیرے جاؤ گے۔

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ (۵۶) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ (۵۷) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ (۵۸)

اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو، بے شک میری زمین کشادہ ہے، پس میری ہی تم عبادت کرو۔ ہر جان چکھنے والی ہے ذائقہ موت کا، پھر ہماری طرف واپس کیئے جاؤ گے۔ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیئے اچھے، ضرور جگہ دیں گے ہم ان کو بہشت میں سے بالا خانے کہ بہتی ہیں ان کے نیچے سے نہریں۔ ہمیشہ رہیں گے اس میں۔ بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا۔ [پ۲۱:ع سورہ عنکبوت]

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۲) قیامت سے پہلے آلِ فرعون کا عذاب

وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ (۴۵) اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ج وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ (۴۶) [پ۲۴:ع سورہ المؤمن]

اور الٹ پڑا فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب۔ وہ آگ ہے جس پر وہ

پیش کئے جاتے ہیں صبح و شام۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی، حکم ہو گا
کہ داخل کرو فرعون والوں کو سخت در سخت عذاب میں۔

فرعونیوں کی پہلی نافرمانی کی زندگی گزر چکی۔ اب جب عذاب نے انہیں گھیرا اور وہ ڈوبے تو یہ دوسری زندگی شروع ہو گئی۔ یہ سوء العذاب ان پر اترا۔ اس میں صبح و شام وہ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں کہ یہ تمہارا ٹھکانا ہے۔ اور جس دن قیامت واقع ہو گی، کہا جائے گا کہ آلِ فرعون کو بڑے عذاب میں ڈالو۔ یہ ان کی تیسری زندگی ہو گی۔ بڑے عذاب میں داخلہ قیامت کو ہے۔ اس آیت میں سوء العذاب اور اشد العذاب کی خبر علیحدہ علیحدہ دی گئی ہے۔

حافظ ابن کثیر مفسر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

و ھٰذا الاٰیۃ اصل کبیر فی استدلال اھل السنۃ علٰی عذاب البرزخ فی القبور

اور یہ آیت اہل سنت کے استدلال کی بڑی اساس ہے کہ قبروں میں عذاب برزخ ضرور ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۸۱ اور مقام حیات از علامہ خالد محمود ص ۱۳۹)

یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا کا معنیٰ ہے انہیں آگ میں جلایا جاتا ہے۔ قول باری تعالیٰ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اس بات کا قرینہ ہے کہ غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا سے مراد وفات کے بعد اور قیامت سے پہلے کا زمانہ ہے۔ الخ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲) اکثر علماء کا مسلک یہ ہے کہ ہمارے لئے اتنا کافی ہے کہ ہم عذاب قبر کے برحق ہونے کا اعتقاد رکھیں اور اس کی کیفیت کی بحث میں نہ پڑیں۔

(احکام القرآن، ملا جیونؒ ص ۷۶۸)

دنیوی پکڑ کے متصل عذاب اخروی

مِمَّا خَطِيٓئٰتِهِمۡ اُغۡرِقُوۡا فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا (۵) [پ۲۹:ع سورہ نوح]

وہ اپنی غلطیوں کے سبب غرق کر دیئے گئے اور اسی وقت آگ میں ڈال دیئے گئے۔

قوم نوح اپنی غرقابی سے اپنی برزخی زندگی میں داخل ہوئی۔ یہ آگ میں داخلہ غرق ہونے کے معاً بعد ہوا۔ اور جس دن قیامت واقع ہوگی، اس دن یہ لوگ تیسری زندگی میں داخل کئے جائیں گے۔ یہ ان کا اشد العذاب میں داخلہ ہوگا۔ بڑے عذاب میں یہ بھی قیامت کے دن ڈالے جائیں گے۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں: بظاہر پانی میں ڈبائے گئے لیکن فی الحقیقت برزخ کی آگ میں پہنچ گئے۔

(تفسیر عثمانی ص ۷۴۴ اور مقام حیات از علامہ خالد محمود ص ۱۴۰)

☆☆☆☆

موت کے بعد احوالِ قیامت

(۱)......دنیا میں ہمیشگی کسی کو نہیں

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ

اور (اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم!) تجھ سے پہلے ہم نے کسی آدمی کو ہمیشگی نہیں دی، اگر آپ کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (۲۱:۳۴)

(۲)......ہر شخص مرنے والا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (۲۱:۳۵)

ہر شخص موت چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں پھانس کر آزماتے ہیں اور تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ (۲۳:۱۵)

پھر بے شک اس کے بعد تم مرنے والے ہو۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (۲۹:۵۷)

ہر شخص موت چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ (۳۹:۳۰)

(اے نبی ﷺ!) کچھ شک نہیں کہ آپ کو بھی انتقال کرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ (۵۵:۲۶)

ہر ایک جو زمین پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔

(۳)......موت کا وقت مقرر ہے

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ج (۷:۳۴)

اور ہر اُمت کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْھِمْ ط اِنَّمَا نَعُدُّ لَھُمْ عَدًّا (۱۹:۸۴)

تو (اے نبی ﷺ!) تو ان پر (بددعا کرنے میں) جلدی نہ کر، ہم ان کی عمر کی گنتی گن رہے ہیں۔

(۴)......موت کا وقت آگے پیچھے نہیں ہوسکتا

فَاِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ

پھر جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے رہتے ہیں نہ آگے جاتے ہیں۔ (۷:۳۴، ۱۶:۶۱)

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ (۲۳:۴۲)

پھر ان کے بعد ہم نے بہت سی امتیں پیدا کیں۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ (۲۳:۴۳)

کوئی اُمت اپنے وقت سے نہ آگے جاتی ہے اور نہ پیچھے ہی رہتی ہے۔

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا (۳۵:۴۵)

پھر جب ان کا وقت آ جائے گا تو بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(سورۃ المنافقون ۶۳ آیت ۱۱)

خادم اہلسنّت عبدالوحید حنفی

اور اللہ کسی شخص کو جب اس کا وقت آ جائے گا، ہرگز پیچھے نہیں چھوڑے گا اور اللہ تمہارے عملوں سے خبردار ہے۔ (۶۳:۱۱)

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۷۱:۴)

بے شک جب اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت آ جاتا ہے تو وہ پیچھے نہیں ہٹایا جاتا، کاش تم جانتے ہوتے۔

(۵)......موت سے بھاگنا نفع نہیں دے سکتا

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۳۳:۱۶)

(اے نبی ﷺ!) کہہ دے کہ اگر تم موت سے بھاگو تو بھاگنا تمہیں ہرگز

نفع نہ دے گا۔ اور اس وقت تمہیں تھوڑا ہی فائدہ پہنچایا جائے گا۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۶۲:۸)

(اے نبی ﷺ!) کہہ دے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو تم سے ضرور ملاقات کرنے والی ہے اور پھر تم چھپے اور کھلے کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، سو وہ تمہیں تمہارے عملوں سے آگاہ کر دے گا۔

(۶)......موت کا وقت خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ

اور وہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (آیت ۳۴:سورۃ ۳۱)

(۷)......جان کنی کا وقت

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ (لا ۲۶) وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ (۲۷) وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ (۲۸) وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (لا ۲۹) اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ (۳۰) (آیت ۲۶ تا ۳۰:سورۃ ۷۵)

ہرگز یوں نہیں جب جان گلے میں آجائے گی اور کہا جائے گا، کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور وہ یقین کرے گا کہ رخصت کا وقت آ گیا اور

ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔ اس دن روانگی تیرے پروردگار کی طرف ہے۔

(۸)......ملک الموت

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (۳۲:۱۱)

(اے نبی ﷺ!) کہہ دے کہ تمہیں موت کا فرشتہ جو تم پر تعینات کیا گیا ہے، مارے گا۔ پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

(۹)......موت کے بعد لوٹنا نہیں

وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (۲۱:۹۵)

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہ آئیں۔

حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ (۹۹) لَعَلِّىْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۱۰۰) (۹۹ تا ۲۳:۱۰۰)

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے (دنیا میں) پھر واپس بھیج تا کہ میں اس جگہ جسے چھوڑ آیا ہوں

نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہے گا اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں۔

(۱۰)......موت کی بے ہوشی

وَ جَآئَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذَالِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
(۵۰:۱۹)

اورموت کی بے ہوشی جوحق ہے، آئی۔ یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(۱۱)......موت کے وقت کافروں کا ایمان لانا مقبول نہیں

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ (۵۱) وَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (۵۲) وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (۵۳) وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِىْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ (۵۴)
(آیات ۵۱ تا ۵۴:سورۃ نمبر ۳۴)

اور (اے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم!) کاش دیکھے جب وہ گھبرا رہے ہوں گے، سو وہ بھاگ نہ سکیں گے۔ اور قریب ہی جگہ سے پکڑے جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لائے اور ان کے لئے دور جگہ سے اس کو پکڑنا کہاں جب

کہ وہ پہلے اس کا انکار کر چکے ہیں اور بغیر دیکھے دور کے فاصلے سے اٹکلیں دوڑاتے تھے۔ اور ان کے اور ان کی خواہشوں کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔ جیسا کہ پہلے ان کے ہم مشربوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بے شک وہ شک در شک میں تھے۔

موت کے بعد

(ا)......کافر کہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں

وَ قَالُوۡآ اِنۡ حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِیۡنَ (٦:٢٩)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اور کہتے ہیں کہ یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور بس اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ ۙ لَا یَبۡعَثُ اللّٰہُ مَنۡ یَّمُوۡتُ ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ (٣٨) لِیُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِیۡ یَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ وَ لِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّہُمۡ کَانُوۡا کٰذِبِیۡنَ (٣٩) (١٦:٣٨ تا ٣٩)

اور وہ خدا کی سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے، خدا اسے زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا۔ ضرور وعدہ برحق ہے اس پر لیکن اکثر آدمی یقین نہیں کرتے تاکہ جن چیزوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں، انہیں خود ان پر

ظاہر کر دے۔ اور تا کہ کافر جان لیں کہ وہی غلطی پر تھے۔

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ

یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور بس ہم مرتے ہیں اور جیتے اور پھر ہم جی کر نہیں اٹھیں گے۔ (۲۳:۳۷)

اِنَّ هٰٓـؤُلَآءِ لَیَـقُـوْلُوْنَ (۳۴) اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ (۳۵) (۴۴:۳۵)

یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا پہلی ہی دفعہ مرنا ہے اور بس اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

وَقَـالُـوْا اِنْ هِـیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَمَا یُهْلِکُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ج (۴۵:۲۴)

اور کہتے ہیں یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور بس ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہمیں مارتا ہے۔

زَعَـمَ الَّـذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ط قُـلْ بَـلٰی وَ رَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ (۶۴:۷)

کافر سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں گے۔ تو کہہ دے کہ مجھے اپنے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہیں بتایا جائے گا اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔

عبدالوحید الحنفی حافظ خدام اہل سنت

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ (۱) وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (۲) اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ (۳) بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ (۴) (۷۵:۴)

ہم روز قیامت کی قسم کھاتے ہیں اور ملامت کرنے والے کی، کیا انسان یہ جانتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے۔ ہاں ہاں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور پور ٹھیک بٹھا دیں۔

حشر......موت کے بعد زندہ ہو کر خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہوگا

(۱) ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲:۲۸)

پھر وہ تمہیں مارے گا، پھر تمہیں جلائے (زندہ کرے) گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۲) وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ ط اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور ہر ایک کے لئے ایک طرف مقرر ہے، جدھر وہ منہ پھیرتا ہے تو تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو (میدان حشر میں) لے آئے گا۔ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ (۲:۱۴۸)

(۳) وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ (۲:۲۰۳)

اور جان لو کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(۴) وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ (۲:۲۴۵،۳۶:۲۲،۳۶:۸۳،۴۳:۸۵)

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۵) وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ (۵:۹۶)

اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(۶) وَلَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَا اِلَی اللّٰهِ تُحۡشَرُوۡنَ (۳:۱۵۷)

اور اگر تم مر گئے یا قتل کئے گئے تو کچھ شک نہیں کہ تم اللہ ہی کی طرف اکھٹے کئے جاؤ گے۔

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۷) لَیَجۡمَعَنَّکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ (۴:۸۷)

وہ نہیں ضرور قیامت کے دن جس میں شک نہیں ہے جمع کرے گا۔

(۸) اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ

تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے سو وہ تمہیں تمہاری وہ باتیں جتلا دے گا جن میں اختلاف کرتے تھے۔ (۵:۴۸)

(۹) اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے سو وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کر دے گا۔ (۵:۱۰۵)

(۱۰) یَوۡمَ یَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوۡلُ مَا ذَاۤ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ

لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ (۵:۱۰۹)

جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا، پھر پوچھے گا کہ تمہیں (امت کی طرف سے) کیا جواب دیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے، ہمیں کچھ خبر نہیں۔ بے شک چھپی باتوں کا تو ہی خوب جاننے والا ہے۔

(۱۱) اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ ثُمَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ (۶:۳۶)

مانتے تو بس وہی ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو تو اللہ ہی اٹھائے گا۔ پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(۱۲) وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ یُحْشَرُوْنَ (۶:۳۸)

اور زمین میں نہ کوئی چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو بازوں پر اڑے، مگر سب تمہاری مانند امتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کسی بات کی کمی نہیں کی، پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف اکٹھے کیئے جائیں گے۔

(۱۳) ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ ؕ (۶:۶۲)

پھر وہ اپنے برحق آقا اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(۱۴) وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّقُوْہُ ؕ وَ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ (۶:۷۲)

اور یہ کہ تم نماز کو قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(۱۵) ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمۡ مَرۡجِعُهُمۡ فَیُنَبِّئُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ

پھر انہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے سو وہ انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کر دے گا۔ (۶:۱۰۹)

(۱۶) قَالَ فِیۡهَا تَحۡیَوۡنَ وَ فِیۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَ مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ

فرمایا تم اسی (زمین) میں زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے اور (قیامت کو) اسی سے نکالے جاؤ گے۔ (۷:۲۵)

(۱۷) وَاَنَّهٗۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ (۸:۲۴)

اور یہ کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(۱۸) اِلَیۡهِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا ؕ وَعۡدَاللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ یَبۡدَؤُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ (۱۰:۴)

تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ بے شک وہ پہلی خلقت کو پیدا کرتا ہے، پھر اسے لوٹائے گا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کو انصاف سے بدلہ دے۔

(۱۹) ثُمَّ اِلَیۡنَا مَرۡجِعُکُمۡ فَنُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ (۱۰:۲۳)

پھر تمہیں ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، سو ہم تمہیں تمہارے اعمال سے

آگاہ کردیں گے۔

(۲۰) اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (۱۱:۴)

تمہیں اللہ ہی کی طرف لوٹ کر آنا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۲۱) ھُوَ رَبُّکُمۡ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ (۱۱:۳۴)

وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۲۲) وَاِنَّ رَبَّکَ ھُوَ یَحۡشُرُھُمۡ ؕ اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ (۱۵:۲۵)

اور (اے نبی ﷺ!) تیرا پروردگار ضرور انہیں اکٹھا کرے گا۔ بے شک وہ حکمت والا جاننے والا ہے۔

(۲۳) وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَھۡدَ اَیۡمَانِھِمۡ ۙ لَا یَبۡعَثُ اللّٰہُ مَنۡ یَّمُوۡتُ ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ (۳۸) لِیُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِیۡ یَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ وَلِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّھُمۡ کَانُوۡا کٰذِبِیۡنَ (۳۹) اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰہُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ (۴۰) (۱۶:۳۸ تا ۴۰)

اور انہوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائیں کہ جو مر جائے گا، اللہ اسے نہیں اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ اس کے ذمے سچا وعدہ ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے۔ تاکہ وہ ان سے وہ باتیں بیان کرے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ ہمارا کہنا تو

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کسی کے لئے جب ہم اسے کرنا چاہتے ہیں، صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ہم اس سے کہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

(۲۴) وَحَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا ج (۱۸:۴۷)

اور ہم انہیں اکٹھا کریں گے سو ہم ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

(۲۵) وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ (۱۹:۴۰)

اور وہ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(۲۶) مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَ فِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى (۲۰:۵۵)

(لوگو!) ہم نے تمہیں اسی (زمین) سے پیدا کیا اور اسی (زمین) میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری بار نکالیں گے۔

(۲۷) وَ تَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ ط كُلٌّ اِلَيۡنَا رٰجِعُوۡنَ (۲۱:۹۳)

اور انہوں نے اپنے درمیان اپنے دِین کے کام کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور وہ سب ہماری طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔

قیامت کا منظر

(۱) كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ ط وَعۡدًا عَلَيۡنَا ط اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ

جیسا ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہم اسے لوٹائیں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ

ہے۔ بے شک ہم یہ کرنے والے ہیں۔ (۲۱:۱۰۴)

(۲) ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (۲۳:۱۶)

پھر کچھ شک نہیں کہ قیامت کے دن تم (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے۔

(۳) وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (۶۷:۲۴،۲۳:۷۹)

اور تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

(۴) وَالَّذِىْ يُمِيْتُنِىْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ (۲۶:۸۱)

اور وہ جو مجھے مارتا ہے، پھر مجھے زندہ کرے گا۔

(۵) وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۸:۷۰)

اور اسی کا حکم ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۶) اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۲۹:۸)

میری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے سو میں تمہیں تمہارے عملوں سے آگاہ کر دوں گا۔

(۷) اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔) (۲۹:۱۷)

(۸) يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ (۲۹:۲۱)

وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۹) ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔) (۲۹:۵۰)

(۱۰) اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۳۰:۱۱)

اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسی کو دوبارہ لوٹائے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۱۱) وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ (۳۰:۲۵)

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین کھڑے ہیں پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بلاوا بلائے گا تو اسی دم تم نکل کھڑے ہو گے۔

(۱۲) وَ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ

اور وہ وہ ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ لوٹائے گا اور وہ اس پر بہت آسان ہے۔ (۳۰:۲۷)

(۱۳) اِلَیَّ الْمَصِیْرُ (میری ہی طرف لوٹنا ہے۔) (۱:۱۴)

(۱۴) قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (۳۲:۱۱)

(اے نبی ﷺ!) کہہ دے کہ تمہیں وہ موت کا فرشتہ مارتا ہے جو تم پر تعینات کیا گیا ہے پھر تم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۱۵) وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ

كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ O قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ O فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ O (سورۃ سباء آیت ۴۰ تا ۴۲)

اور جس دن وہ ان سب کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا یہ لوگ تمہیں پوجا کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں۔ ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ اُن سے۔ بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے۔ سو آج تم میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا۔ اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے، اُس کا مزہ چکھو۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

اَرواح المؤمنین ......موت کے بعد، قیامت تک

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (نسائی شریف جلد اول کتاب الجنائز حدیث ۲۰۷۷)

حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی جان جنت کے درختوں پر پرواز کرتی رہے گی،

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا۔

حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْد اَنْبَانا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدالرَّحْمٰن بن کَعْب الْاَنْصَارِیّ اَنّه أَخْبَرَه اَنَّ اَبَاهُ کَانَ یُحَدّث اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ یَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی جَسَدِهٖ یَوْمَ یُبْعَثُ (ابن ماجہ جلد سوم حدیث ۴۲۷۱ کتاب الزہد)

ترجمہ: کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن کی رُوح ایک پرندے کی طرح پرواز کر کے جنت کے درختوں میں کھاتی پھرتی ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی (اور بصورت انسان حشر میں اٹھے گی)۔

شیطان کا مقابلہ کرنے کے بعد انسان پر نور علوم الٰہی نازل ہوتا ہے

شیخ اکبر علامہ ابن عربیؒ لکھتے ہیں:

اگر شیطان تمہارے پاس آگے آوے اور تم اس کو رد کر دو گے تو تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان و جزا نور کے علوم ظاہر ہوں گے۔ کیوں کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی جناب کو اپنی خواہشات پر اختیار کر لیا۔

(فتوحاتِ مکیہ ج ۱ باب ۱۶ پ ۱۴ ص ۵۴۶)

قیامت میں نفس انسانی کا حشر علمی اور جسم انسانی کا حشر عملی صورت پر ہوگا

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی حاتمی اندلسیؒ المتوفی ۶۳۸ھ اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ میں لکھتے ہیں:

میرے مخلص دوست! خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو۔ تم جانتے ہو کہ نفس انسانی کا حشر قیامت میں نفس کی علمی صورت پر اور جسم کا حشر جسم کی عملی صورت پر ہو گا۔ اور علم و عمل کی صورت مکہ میں جوارِ بیت الحرم میں بہ نسبت دیگر مقامات کے اتم واکمل حاصل ہے۔ اگر کوئی صاحب دِل انسان مکہ میں ایک گھڑی داخل ہوتو وہ اس کو محسوس کر لیتا ہے۔ (فتوحاتِ مکیہ ج ۱ باب ۴ پ ۹ ص ۳۶۳)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ملفوظات امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

(ولادت ۸۰ھ...... وفات ۱۵۰ھ)

☆ امام ابوحنیفہؒ ایک مرتبہ اپنی علمی مجلس میں قیاس شرعی کا ذکر فرما رہے تھے کہ مسجد کے کونہ سے ایک آدمی نے چیخ کر کہا:

”یہ قیاسات چھوڑ دو۔ سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس تھا۔“

امام ابوحنیفہؒ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

”تم نے صحیح بات غلط جگہ میں استعمال کی ہے۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ردّ کرنے کے لئے قیاس کیا تھا (فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ)۔ اور ہم اللہ

تعالیٰ کے حکم شرعی پر عمل کرنے کے لئے ایک مسئلہ کو دوسرے مسئلہ پر قیاس کر رہے ہیں تاکہ دونوں جگہوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم شرعی پر عمل کر سکیں۔

کہاں یہ؟ کہاں وہ؟''

وہ آدمی دوبارہ چیخ کر بولا:

''میں توبہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دِل کو منور فرما دے، تم نے میرا دِل منور کر دیا۔''

☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ خلفاءِ راشدینؓ کو خلافت راشدہ کی ترتیب کے مطابق تمام صحابہؓ میں افضل قرار دیتے تھے اور صحابہؓ کے بارے میں فرماتے تھے کہ کسی صحابیؓ کا حضور ﷺ کے ساتھ ایک لمحہ گزار لینا ہماری ساری عمر کے اعمال سے افضل ہے۔ (امام موفق بن احمد المکی متوفی ۵۶۸ھ)

دُعاء

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (٢٨٦) [پ۳:ع۸سورہ بقرہ]

اے رَبّ ہمارے! نہ گرفت کر ہماری اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں

ہم۔ اے رَبّ ہمارے! اور مت رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے اس بوجھ کو ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے ہو چکے ہیں۔ اے ہمارے رَبّ! اور نہ بوجھ اُٹھوا ہم سے ایسا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور درگزر کر ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ پس فتح مند کر ہم کو ان لوگوں پر جو کافر ہیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی

۲۸ رجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۱ جولائی ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

فہرست رسائل وکتب

نمبر شمار	عنوان رسائل	قیمت
01	دینِ اسلام کا لغوی معنی اور اہل سنت والجماعت کی وجہ تسمیہ	20/-
02	تعلیمات اسلام ۔۔۔ انسان کی تخلیق ۔۔۔ دنیا میں آنے کا اصل مقصد کیا ہے؟	20/-
03-04	تعلیمات اسلام (حصہ اول تا حصہ سوم)	20/-x3
05-09	سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ (حصہ اول تا چہارم)	20/-x4
10	احادیث رسول ﷺ ۔۔۔ فضائل درود وسلام	20/-
11	مناقب اہل بیت رسول ﷺ (حصہ اول)	40/-
12	مناقب امام حسنؓ وامام حسینؓ وآلؓ واصحابِ نبی ﷺ	40/-
13-14	مناقب اصحابِ رسول ﷺ (حصہ اول تا دوم)	20/- & 40/-
15-16	مناقب خلفاءِ راشدینؓ (حصہ اول تا دوم)	20/- & 40/-
17	اہل سنت کون اور اہل بدعت کون ہیں؟	10/-
18-20	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اول تا سوم)	10/-,20/- & 20/-
21-22	سلاسل طیبہ ۔۔۔ تعلیم السالک / اربعین نبوی ﷺ ۔۔۔ چہل حدیث	40/- & 20/-
23-25	نفس اور روح کی حقیقت وعالم برزخ موت اور قبر کی حیات (حصہ اول تا سوم)	80/-

تمام رسائل علیحدہ علیحدہ اور اکٹھی جلد میں کرہ عمل کے ساتھ دستیاب ہیں۔